اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ

ماہنامہ قادیان

مشکوٰۃ

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
کا ترجمان

اگست 2009ء

ظہور 1388ہش

صوبائی اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ آندھراپردیش منعقدہ 5 جولائی 2009ء

سالانہ زونل اجتماع جنوبی کرناٹک منعقدہ 1 تا 2 اگست 2009ء

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے مختلف اجتماعات کے مناظر

مکرم ایچ نجیب صاحب زونل قائد جنوبی کیرلہ زونل اجتماع کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے

اس موقع پر سامعین کا ایک منظر

مکرم سی شمیم احمد صاحب زونل قائد شمالی کیرلہ اس زون کے
سالانہ اجتماع کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے

اس موقع پر سامعین کا ایک منظر

مکرم تنویر احمد صاحب بانی، قائد مجلس سالانہ اجتماع کلکتہ
کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے

اس موقع پر سامعین کا ایک منظر

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ   بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ   وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

”قوموں کی اصلاح
نوجوانوں کی اصلاح کے
بغیر نہیں ہوسکتی“
(حضرت مصلح موعودؓ)

ماہنامہ

مشکوٰۃ

قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

جلد 28. ظہور 1388ہش/اگست 2009ء شمارہ 8

ضیاپاشیاں

☆ آیات القرآن۔انفاخ النبی ﷺ 2

☆ من کلام الامام المہدی علیہ السلام 3

☆ اداریہ 5

☆ خسوف وکسوف کے نشان کی برکت سے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے والا گروہ اوران کے قبول حق کے ایمان افروز واقعات 7

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی طالب علموں کے لئے زریں نصائح 13

☆ کانپوراوراحمدیت 15

☆ سکم میں احمدیت کا نفوز 18

☆ دانت دردرحمت ہے 19

☆ رپورٹ صوبائی اجتماعات 21

☆ کوئز کمپٹیشن برائے اطفال 23

☆ ملکی رپورٹیں 27

☆ وصایا17292تا17295و18446تا18460 30

☆ Islam and Astronomy 32

نگران : محترم محمد اسماعیل صاحب طاہر
صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر
عطاء المجیب لونؔ

نائبین
عطاء الٰہی احسن غوری، ڈاکٹر جاوید احمد، لقمان قادر بھٹی

مینیجر : رفیق احمد بیگ

مجلس ادارت : طاہر احمد بیگ، مبشر احمد خادم، نوید احمد فضل، کے. طارق احمد، مرید احمد ڈار، سیّد احیاء الدین۔

انٹرنیٹ ایڈیشن : تسنیم احمد فرخ

کمپوزنگ : مصباح الدین نیّرؔ

دفتری امور : عبدالرب فاروقی۔مجاہد احمد سلیچہ انسپکٹر

مقام اشاعت : دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ای میل ایڈریس
mishkat_qadian@yahoo.com

انٹرنیٹ ایڈیشن
http://www.alislam.org/mishkat

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک 150روپے بیرون ملک :40امریکن $ یا متبادل کرنسی
قیمت فی پرچہ: 15روپے

مضمون نگار حضرات کے افکار وخیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

اِنِّیْ اَمُوْتُ وَلَا تَمُوْتُ مَحَبَّتِیْ
یُدْرٰی بِذِکْرِکَ فِی التُّرَابِ نِدَائِیْ
(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

Printed at Fazle Umar Printing Press Qadian and Issued from Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Qadian (Pb) by :
Munir Ahmad Hafizabadi M.A Printer & Publisher

آیات القرآن

۞اِنْ یَّعْلَمِ اللّٰہُ فِیْ قُلُوْبِکُم خَیرًا یُّؤْتِکُمْ خَیرًا مِّمَّا اُخِذَ مِنْکُمْ وَیَغْفِرْلَکُم وَاللّٰہُ غُفُوْرٌ رَّحِیْمٌ.

اگر اللہ نے تمہارے دلوں میں کوئی بھلائی دیکھی تو تمہیں اس سے بہت بہتر دے گا جو تم سے لے لیا گیا ہے اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔(الانفال:71)

۞وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَافِیْ قُلُوْبِکُمْ وَکَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَلِیْمًا۔

اور اللہ جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت بُردبار ہے۔(الاحزاب:52)

۞وَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ فِیْمَآ اَخْطَاتُمْ بِہٖ وَلٰکِنْ مَّاتَعَمَّدَتْ قُلُوْبُکُمْ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا۔

اور اس معاملہ میں جو تم غلطی کر چکے ہو اس کا تم پر کوئی گناہ نہیں۔ ہاں مگر وہ (گناہ ہے) جو تمہارے دلوں نے بالارادہ کمایا اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔(الاحزاب:6)

انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۞عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا یُبْعَثُ النَّاسُ عَلٰی نِیَّاتِھِمْ۔

(ابن ماجه ابواب الذهد باب النية)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کا حشر ان کی نیتوں کے مطابق ہوگا (یعنی اپنی اپنی نیت کے مطابق وہ اجر پائیں گے)

۞عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَخْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی اَجْسَامِکُمْ وَلَا اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ. (مسلم كتاب البروالصلة)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں کو نہیں دیکھتا اور نہ تمہاری صورتوں کو (کہ خوبصورت ہیں یا بدصورت) بلکہ وہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے (کہ ان میں کتنا اخلاص اور حسن نیت ہے)

۞عَنْ مُعَاوِیَۃَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ کَالْوِعَاءِ اِذَا طَابَ اَسْفَلُہُ طَابَ اَعْلَاہُ وَاِذَا افَسَدَ اَسْفَلُہُ فَسَدَ اَعْلَاہُ.(ابن ماجه ابواب الزهد باب التوقي على العمل)

حضرت معاویہ بن ابوسفیانؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اعمال ایک برتن میں پڑی شے کی طرح ہیں جب برتن میں پڑی شے کا نچلا حصہ اچھا ہو تو اس کا اوپر کا حصہ بھی اچھا ہوتا ہے اور جب اس کا نچلا حصہ گندہ اور خراب ہو تو اوپر کا حصہ بھی گندہ اور خراب ہوتا ہے (یہی حال اعمال کا ہے)

کلام الامام المہدی علیہ السلام

’’اصل مدعا نیت پر ہے نیت اگر خراب اور فاسد ہو تو ایک جائز اور حلال فعل کو بھی حرام بنادیتی ہے‘‘

عصر کے وقت حضرت اقدس تشریف لائے تو احباب میں سے ایک نے خواجہ کمال الدین صاحب کی وساطت سے سوال کیا کہ دربار دہلی میں شامل ہونے کا بہت شوق ہے۔ اگر اجازت ہو تو ہو آؤں۔ میں تو دل کو بہت روکتا ہوں مگر پھر بھی خیال غالب رہتا ہے کہ ہو آؤں۔

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ

’’ہو آویں کیا حرج ہے۔ ایک کتاب میں لکھا ہے کہ جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کو ایک دفعہ خیال آیا کہ سفر کو جانا چاہئے پھر سوچا کہ کس واسطے جاؤں تو سمجھ میں نہ آیا کہ کس ارادہ اور نیت سے جانا چاہتے ہیں اس لئے پھر ارادہ ترک کیا حتٰی کہ سفر کا خیال غالب آیا اور آپ جب اسے مغلوب نہ کر سکے تو اس کو ایک تحریک الٰہی خیال کر کے نکل پڑے اور ایک طرف کو چلے۔ آگے جا کر کیا دیکھتے ہیں کہ ایک درخت کے تلے ایک شخص بے دست و پا پڑا ہے۔ اس نے ان کو دیکھتے ہی کہا کہ اے جنید! میں کتنی دیر سے تیرا منتظر ہوں تو دیر لگا کر کیوں آیا۔ تب آپ نے کہا کہ اصل میں تیری ہی کشش تھی جو مجھے بار بار مجبور کرتی تھی تو اسی طرح ہر ایک امر میں ایک کشش قضا و قدر میں مقدر ہوتی ہے وہ پوری نہ ہو تو آرام نہیں آتا۔ آپ سفر کریں تو دین کی نیت سے کریں دنیا کی نیت سے جو سفر ہوتا ہے وہ گناہ ہوتا ہے اور انسان تب ہی درست ہوتا ہے کہ ہر ایک بات میں کچھ نہ کچھ اس کا رجوع دین کا ہو۔ ہر ایک مجلس میں اس نیت سے جاوے کہ کچھ پہلو دین کا ہو۔ حدیث شریف میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے مکان بنوایا۔ پیغمبرِ خدا ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ آپ وہاں تشریف لے چلیں تو آپ کے قدموں سے برکت ہو۔ جب وہاں حضرت گئے تو آپ نے ایک دریچہ دیکھا پوچھا یہ کیوں رکھا ہے اس نے عرض کی کہ ہوا ٹھنڈی آتی رہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تو یہ نیت کر لیتا کہ اذان کی آواز سنائی دے تو ہوا بھی ٹھنڈی آتی رہتی اور ثواب بھی ملتا۔‘‘ (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۶۰۳، ۶۰۴)

نیز فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ نے جو کچھ قرآن شریف میں بیان فرمایا ہے وہ بالکل واضح اور بین ہے اور پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے عمل سے کر کے دکھا دیا ہے۔ آپ ﷺ کی زندگی کامل نمونہ ہے لیکن باوجود اس کے ایک حصّہ اجتہاد کا بھی ہے۔ جہاں انسان واضح طور پر قرآن یا سنت رسول اللہ ﷺ میں اپنی کمزوری کی وجہ سے کوئی بات نہ پا سکے تو اس کو اجتہاد سے کام لینا چاہئے۔ مثلاً شادیوں میں جو بھاجی دی جاتی ہے۔ اگر اسکی غرض صرف یہی ہے کہ تا دوسروں پر اپنی شیخی اور بڑائی کا اظہار کیا جاوے تو یہ ریاکاری اور تکبر کے لئے ہوگی اس لئے حرام ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص محض اسی نیت سے کہ اَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ کا عملی اظہار کرے اور مِمَّا رَزَقۡنٰھُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ پر عمل کرنے کے لئے دوسرے لوگوں سے سلوک کرنے کے لئے دے تو یہ حرام نہیں۔ پس جب کوئی شخص اس نیت سے تقریب پیدا کرتا ہے اور اس میں معاوضہ ملحوظ نہیں ہوتا

بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا غرض ہوتی ہے تو پھر وہ ایک سو نہیں خواہ ایک لاکھ کو کھانا دے منع نہیں۔ اصل مدعا نیت پر ہے نیت اگر خراب اور فاسد ہو تو ایک جائز اور حلال فعل کو بھی حرام بنا دیتی ہے ایک قصہ مشہور ہے۔ ایک بزرگ نے دعوت کی اور اس نے چالیس چراغ روشن کئے بعض آدمیوں نے کہا کہ اسقدر اسراف نہیں کرنا چاہئے اس نے کہا کہ جو چراغ میں نے ریا کاری سے روشن کیا ہے اسکو بجھا دو۔ کوشش کی گئی ایک بھی نہ بجھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہی فعل ہوتا ہے اور دو آدمی اس کو کرتے ہیں ایک اس فعل کو کرنے میں مرتکب معاصی کا ہوتا ہے اور دوسرا ثواب کا۔ اور یہ فرق نیتوں کے اختلاف سے پیدا ہو جاتا ہے۔'' (ملفوضات جلد دوم صفحہ ۳۸۹)

نیز فرماتے ہیں:

''بخاری کی پہلی حدیث یہ ہے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ اعمال نیت ہی پر منحصر ہیں صحت نیت سے کوئی جرم بھی جرم نہیں رہتا۔ قانون کو دیکھو اس میں بھی نیت کو ضروری سمجھا ہے۔ مثلاً ایک باپ اگر بچے کو تنبیہ کرتا ہو کہ تو مدرسہ جا کر پڑھ اور اتفاق سے کسی ایسی جگہ چوٹ لگ جاوے کہ بچہ مر جاوے تو دیکھا جاوے گا کہ یہ قتل عمد مستلزم سزا نہیں ٹھہر سکتا کیونکہ اس کی نیت بچے کو قتل کرنے کی نہ تھی۔ تو ہر ایک کام میں نیت پر ابہت بڑا انحصار ہے اسلام میں یہ مسئلہ بہت سے امور کو حل کر دیتا ہے۔

پس اگر نیک نیتی کے ساتھ محض خدا کے لئے کوئی کام کیا جاوے اور دنیاداروں کی نظر میں وہ کچھ ہی ہو تو اس کی پرواہ نہیں کرنی چاہئے۔''

(ملفوضات جلد دوم صفحہ ۳۸۶)

Love for All Hatred For None

H. Nayeema Waseem 09490016854
040-24440860
Inta
Beauty Collection
Imp, Cosmetics & Immitation
Jewellary Leather & Fancy Bags,
School Bags & Belts, Voilets E.T.C

Waseem Ahmed 09346430904
040-24150854
Inta
Masroor Hosiery Foot Wear
A Diesinger Fancy Footwear for
Ladies & Kids, Exclusive Hosiry.

K.P. Complex Under Ground Floor, Shop No. 1 & 1/A
Beside: Venkatada Theatre Lane.
Dilsukh Nagar, Hydrabad-60
A.P INDIA

Wholesale Dealer for: Melamine, Krockey, Ceramics.

مثبت سوچ

کسی کام کی شروعات کے وقت یا کسی مشکل کے درپیش ہونے کے وقت انسان کے ذہن میں دو قسم کی سوچیں کارفرما ہو سکتی ہیں۔مثبت سوچ (Positive thinking)اور منفی سوچ(Negative thinking)۔ان میں سے جو بھی سوچ انسان کے ذہن میں ہوتی ہے اس کے مطابق اس کے کام کا نتیجہ نکلتا ہے یا اس کے ساتھ معاملہ ہوتا ہے۔ایک دلچسپ واقع سے اس حقیقت کو عیاں کیا جا سکتا ہے۔جنگِ عظیم ثانی کے وقت ایک امریکی فوجی ٹامسن نامی کی ڈیوٹی کیلی فورنیا کے صحرائے لوجاوی میں تھی اس کی بیوی اس کے قریب رہنے کے لئے وہاں گئی اور قریب کی ایک بستی میں مکان لے کر رہنے لگی لیکن جلد ہی اس کو محسوس ہوا کہ یہ جگہ اس کی پسند کے بالکل مخالف ہے۔گرمی بہت ہے اور آندھی کا ہر وقت اس کو ڈر سا لگا رہتا۔اور شوہر کا اکثر وقت فوجی گشت میں گزرنے کی وجہ سے اس کو بیشتر وقت اکیلے رہنا پڑتا تھا۔واحد ساتھی دیہاتی پڑوسیوں کے ساتھ بھی مانوس نہ ہو سکی کیونکہ وہ انگریزی نہیں جانتے تھے۔چنانچہ اس نے فیصلہ کیا کہ وہ اپنے گھر واپس چلی جائے گی۔اس نے اپنے والدین کو ایک مایوسانہ خط لکھا اور بتایا کہ وہ جلد ہی ان کے پاس لوٹ آنا چاہتی ہے۔اس کے جواب میں اس کے باپ نے صرف دوسطروں پر مشتمل خط لکھا کہ:-

Two men looked out from prisonbars.

One saw the mud,the other saw the stars.

یعنی دو آدمیوں نے قید خانہ کے جنگلے سے باہر نظر ڈالی۔ایک کو کیچڑ دکھائی دیا دوسرے کو تارے۔

ان دوسطروں نے اس کی زندگی میں انقلاب پیدا کر دیا۔اُس نے فیصلہ کیا کہ وہ وہیں صحرائی گاؤں میں رہے گی۔چنانچہ اُس نے محسوس کیا کہ جہاں کیچڑ ہے وہیں اس کے اوپر ستارے بھی چمک رہے ہیں۔اس نے اپنی منفی سوچ مثبت سوچ میں تبدیل کی اور "کیچڑ" کی بجائے "ستاروں" کو دیکھنے کی کوشش شروع کی۔اس نے وہاں کا کلچر اور زبان سیکھی اور دھیرے دھیرے اس کو اس علاقہ سے اتنی دلچسپی ہوگئی کہ اس کا شوہر جب اپنی ملازمت سے ریٹائر ہوا تو ان دونوں نے طے کیا کہ وہ اپنی آئندہ زندگی اسی مقام پر گزاریں گے اور اُنہوں نے ایسا ہی کیا۔

اس عورت نے اپنے باپ کی نصیحت پر اپنی مشکل سے نپٹنے کے لئے جو طریقہ اپنایا وہ خالص اسلامی طریقہ ہے۔اسلام ہمیں اس بات کا حکم دیتا ہے کہ کسی مشکل کے درپیش ہونے کے وقت اس مشکل کے منفی پہلوؤں کو نظر انداز کرتے ہوئے اس کے مثبت پہلوؤں کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے اس کے نتیجہ میں وہ مشکل اور مصیبت آسان ہو جائے گی اور انسان کی مثبت سوچ پر غالب نہیں آسکے گی۔مثلاً کسی محبوب چیز کے چھن جانے کے وقت اللہ نے ہمیں اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیہِ راجِعوُن کہنے کی ہدایت کی ہے۔اس کے ذریعہ بھی مصیبت پر غلبہ پانے کا یہی گر سکھایا گیا ہے کہ کسی چیز کے چھن جانے کے وقت اگر ہم یہ سوچیں کہ ہم محروم ہوگئے تو یہ ایک منفی سوچ ہے اس کے برعکس مثبت سوچ یہ ہے کہ ہم اور ہماری تمام محبوب چیزیں اللہ ہی کی ہیں اس نے اگر کوئی چیز واپس لے لی تو کوئی رنج کی بات نہیں ہم نے بھی اس کے حضور جانا ہے۔

یہ مثبت سوچ اپنانے کا عمل آدمی کو نہ صرف اپنے روزمرّہ کے معمولات میں کامیابی سے ہمکنار کرتا ہے بلکہ اس کے نتیجہ میں اس کی سوچ بھی پاک ہو جاتی ہے اور ہر فعل کے وقت وہ نیک نیتی اور حسن ارادہ سے بھی کام لیتا ہے۔اور مثبت سوچ اپنانے کے نتیجہ میں انسان کا ارادہ نہ صرف حسین ہو جاتا ہے بلکہ مصمم اور مضبوط بھی ہو جاتا ہے۔ (عطاء المجیب لون)

دنیا طلبی و غفلت شعاری

(منقول از سرمہ چشمِ آریہ صفحہ ۸۹ مطبوعہ ۱۸۸۶ء)

دنیا کی حرص و آز میں کیا کچھ نہ کرتے ہیں
نقصاں جو ایک پیسے کا دیکھیں تو مرتے ہیں
زَر سے پیار کرتے ہیں اور دل لگاتے ہیں
ہوتے ہیں زَر کے ایسے کہ بس مر ہی جاتے ہیں
جب اپنے دلبروں کو نہ جلدی سے پاتے ہیں
کیا کیا نہ اُن کے ہجر میں آنسو بہاتے ہیں
پر اُن کو اُس سَجَن کی طرف کچھ نظر نہیں
آنکھیں نہیں ہیں کان نہیں دل میں ڈر نہیں
دل میں مگر یہی ہے کہ مرنا نہیں کبھی
ترک اس عیال و قوم کو کرنا نہیں کبھی
اے غافلاں وفا نہ کنند ایں سرائے خام
دنیائے دوں نماند و نماند بہ کس مدام

(بحوالہ درِّ ثمین صفحہ ۸)

خسوف وکسوف کے نشان کی برکت سے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے والا گروہ اوران کے قبول حق کے ایمان افروز واقعات

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشان کافی ہے گر دل میں ہے خوف کردگار

صداقت مہدی کا یہ نشان جونہی ظہور پذیر ہوا تو سعید فطرت روحیں امام زماں کی تلاش میں سرگرداں ہوئیں۔ وہ تلاش کرنے لگیں۔ علماء سے پوچھا جانے لگا کہ یہ نشان کیسا تھا؟ کیوں ظاہر ہوا؟ کس کے لئے ظاہر ہوا؟ وہ مہدی کہاں ہے جس کی صداقت کے لئے یہ نشان ہے؟ چنانچہ اس تلاش حق کی چند ایمان افروز روایات مندرجہ ذیل ہیں:

۱) تلاش مہدی موعود: ایک دوست میر صلاح محمد صاحب دھوڑیاں ضلع پونچھ (کشمیر) سے تعلق رکھنے والے اس نشان کے متعلق گھر میں موجود کتاب احوال الآخرۃ میں اکثر پڑھتے اور چاند سورج گرہن 1311ء میں ہونے کے بعد اس کی تلاش شروع کردی کیونکہ اس کے مطابق امام مہدی کے انتظار میں تھے۔ آخر انہیں مدعی مہدویت حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے دعویٰ کا علم ہوا تو ایک دوست میاں منگا صاحب (جوسنگیوٹ میں امامت اور تعلیم دین کا فریضہ انجام دیتے) سے تفصیلی ذکر کیا چنانچہ ان کو غور وفکر کے بعد بیعت کی توفیق مل گئی۔ ان کے بعد میر صلاح محمد صاحب نے بھی قبولیت کی توفیق پائی۔ سوچ بچار میں کافی وقت گزر گیا اس لئے یہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت نہ کرسکے۔ (تاریخ احمدیت کشمیر صفحہ 77)

۲) مولوی محمد حسین بٹالوی کی ناکامی

تاریخ احمدیت کشمیر میں لکھا ہے کہ جب چاند اور سورج گرہن ہوا تو قاضی محمد اکبر صاحب جو اپنے علاقہ کے امام تھے اور دینی تعلیم اور تدریس میں مشغول تھے۔ فرمانے لگے کہ امام مہدی کے ظہور کا نشان ظاہر ہو گیا ہے۔ ہمیں ان کی تلاش کرنی چاہئے۔ چنانچہ آپ نے تحقیق کے لئے مندرجہ ذیل تین افراد پر مشتمل وفد قادیان بھجوایا۔ ۱۔ مولوی عبدالواحد صاحب ۲۔ میاں غلام قادر صاحب ۳۔ میاں دیوان علی صاحب۔ راستے میں ان کی ملاقات بٹالہ میں مولوی محمد حسین بٹالوی سے ہوئی۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف باتیں کیں اور اس وفد کو واپس بھجوانے کی کوشش کی مگر یہ وفد قادیان پہنچا اور اس کے تینوں ممبروں نے حضور کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔ اوران کے واپس آنے پر ان کی رپورٹ سن کر حضرت قاضی صاحب نے بھی بیعت کرلی۔ حضرت قاضی صاحب آٹھ بھائی تھے اور سب کو قبول احمدیت کی سعادت ملی۔ (تاریخ احمدیت کشمیر صفحہ 58,59)

۳) نماز کسوف وخسوف اور بیعت

ایک اور بزرگ میاں عبدالعزیز صاحب ولد نور محمد صاحب سکنہ گوجرہ ضلع فیصل آباد فرماتے ہیں۔

1311ھ میں جب سورج گرہن واقع ہوا۔ اس وقت خاکسار چودہ پندرہ سال کی عمر میں تھا۔ اور اسکول میں تعلیم پا رہا تھا۔ سورج گرہن کے نفل ادا کرنے کے واسطے جب مسجد میں آیا (کیونکہ بچپن میں خاکسار کو نماز پڑھنے کا بڑا شوق تھا) تو ایک شخص دین محمد نامی نے بعد پڑھانے نفل کے............ وعظ فرمایا کہ اب امام مہدی بہت جلد ظاہر ہو جائیں گے۔ ماہ رمضان میں سورج گرہن، چاند گرہن ہو گیا ہے۔ جو کہ ان کے ظہور کی علامت ہے۔ یہ بات خاکسار کے دماغ میں اس طرح بیٹھ گئی کہ آج بھی وہ نظارہ بدستور میری نظروں کے سامنے آرہا ہے۔ 1902ء میں موضع بہلو پور تعیناتی کے دوران نمبر دار چوہدری عبداللہ خان صاحب کے ذریعہ پہلی دفعہ کان میں یہ آواز پڑھی کہ امام مہدی ظاہر ہو چکا ہے۔ آخر تحقیق کے بعد 1906ء میں بذیعہ خط اور 1907ء میں دستی بیعت کی۔

(رجسٹر روایات جلد 13 صفحہ 15)

۴) آواز آئی: ''دعا کرو''

بعض دوستوں کو خدا تعالیٰ نے اس نشان کی طرف متوجہ کرتے ہوئے خود بتایا کہ اس نشان کے مورد حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہی ہیں۔

چناچہ میاں عبداللہ صاحب احمدی فرماتے ہیں۔

جب مجھے معلوم ہوا کہ آپ نے (مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے) مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔اور فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ نیز ان کی جگہ بھی میں ہی آیا ہوں۔ میں نے یہ سن کر بہت فکر کیا کہ بڑے بڑے علماء ان کے مرید بھی ہیں اور مخالف بھی ہیں۔ جیسے کہ مولوی نورالدین صاحب شاہی حکیم جموں نے آپ کی بیعت کر لی اور میاں نزیر حسین صاحب دہلوی نے آپ پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ میں ان علماء کا معتقد تھا۔اس لئے بہت ہی فکر دامنگیر ہوا۔اور رات دن میں اسی فکر میں رہتا کہ خداوند مجھے خود تو کوئی علم نہیں۔اور علماء کوئی کچھ کہتا کوئی کچھ۔کس طرح فیصلہ ہو۔اسی خیال میں میں ایک دن راجپوتانہ میں چلتا چلتا ٹھہر گیا۔تو ایک غیب سے زور کی آواز آئی۔کہ دعا کرو۔یہ آواز سن کر مجھے بہت خوشی ہوئی۔اور تھوڑی دیر تک میں بھاگتا ہی چلا گیا۔اور..........سر سجدہ میں رکھ دیا۔اور دعا مانگنی شروع کر دی۔ اور ان الفاظ میں دعائیں شروع کیں۔کہ الٰہی مجھے تو کوئی علم نہیں۔تو سب کچھ جانتا ہے۔اور یہ تیرا ہی مہدی ہے تو مجھے اپنے فضل سے سمجھ عطا فرما کہ تا میں ان کی بیعت کر لوں۔اگر سچا نہیں تو مجھے بچا۔غرض جب مجھے چار ماہ دعائیں مانگتے مانگتے گذر گئے اور میں نے بڑے درد دل اور جوش اور عاجزی سے دعائیں کیں تو ایک دن کا ذکر ہے کہ میں حافظ محمد لکھوکے کی تصنیف احوال الآخرت میں علامت مہدی پڑھ رہا تھا۔جب میں نے یہ شعر پڑھا کہ

تیرھویں چن ستیویں سورج گرہن ہوسی اوس سالے

تو مجھے اللہ تعالیٰ نے اس طرح بتایا جس طرح کوئی استاد شاگرد کو بتاتا ہے۔فرمایا

مرزا غلام احمد ہی مہدی ہے۔اور مجھے حضرت مرزا غلام احمد کا نام کہ یہی سچا مہدی اس وقت ہے مفصل طور پر بتایا گیا کہ کوئی شک نہ رہا۔

(رجسٹر روایات جلد2 صفحہ 139)

(۵)حضرت مولانا غلام رسول صاحب کا قبول احمدیت

حضرت مولانا غلام رسول صاحب (آف مجوکہ) جن کا تعلق اہلحدیث سے تھا۔فرماتے ہیں کہ 1984 میں جب سورج اور چاند گرہن ہوا۔اس وقت میں لاور میں ایک اُستاد سے حدیث پڑھا کرتا تھا علماء کی پریشانی اور گھبراہٹ نے میرے دل میں اثر کیا۔مولوی لوگ ڈر رہے تھے کہ اس سچے نشان کی وجہ سے لوگوں کی توجہ بڑی تیزی سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی طرف ہوگی۔ان دنون حافظ محمد لکھوکے کے والے پتھری کا آپریشن کروانے کے لئے لاہور آئے تھے۔میں بھی ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔عوام نے ان سے دریافت کیا کہ یہ نشان آپ نے اپنی کتاب احوال الآخرۃ میں واضح طور پر لکھا ہے اور امام مہدی کے دعویدار مرزا صاحب موجود ہیں اور اس نشان کو اپنا تائیدی گواہ قرار دے رہے ہیں آپ کا اس بارہ میں کیا خیال ہے۔

انہوں نے کہا میں بیمار اور سخت کمزور ہوں صحت کی درستی کے بعد کچھ کہہ سکوں گا البتہ اپنے لڑکے عبدالرحمان محی الدین کو حضرت مرزا صاحب کی مخالفت سے روکتا ہوں۔

حافظ صاحب تو جلد فوت ہو گئے مگر میرا دل حضرت اقدس کی سچائی کے بارہ میں مطمئن ہو چکا تھا اور تھوڑے عرصہ بعد قادیان جا کر حضور کی بیعت کر لی۔

(اصحاب احمد جلد10 صفحہ 171)

(۶)مولوی محمد دلپذیر صاحب کا قبول احمدیت

پنجابی زبان کے معروف ادیب وشاعر حضرت مولوی حاجی محمد دلپذیر صاحب بھیروی جو بہت ساری مقبول عام کتب کے مصنف تھے۔انہوں نے بھی احوال الآخرت کے نام سے ایک کتاب پنجابی نظم میں لکھی ہے جس میں چاند و سورج گرہن کے اس آسمانی نشان کا ذکر کیا ہے۔حضرت مولوی دلپذیر صاحب بھی 1894ء کا نشان کسوف خسوف دیکھ کر حلقہ بگوش احمدیت ہو گئے۔

(تاریخ احمدیت بھیرہ از محترم فضل الرحمٰن صاحب بسمل ،صفحہ 110)

حضرت مولوی صاحب کی ''احوال الآخرت کلاں'' شائع کردہ ممتاز کمپنی اردو بازار لاہور کے صفحہ 51,50 سے کچھ اشعار حسب ذیل ہیں۔

چن سورج نوں گرہن لگے گا وچہ رمضان مہینے
ظاہر جدوں محمد مہدی ہوسی وچہ زمینے
ایہہ خاص علامت مہدی والی پاک نبی فرمائی

وچہ حدیثاں سرور عالم پہلوں خبر سنائی
تیراں سوتے یارا سن وچہ ایہہ بھی ہوگئی پوری
گرہن لگا چن سورج تائیں جیونکر امر حضوری
جس دن تھیں چن سورج تائیں خالق پاک او پایا
ایسا واقعہ ویکھن اندر اگے کدیں نہ آیا
واہ سبحان اللہ ! کیا رتبہ پاک حبیب خدائی
تیراں سو برساں جس اگدوں پیشگوئی فرمائی
تیرہویں چن اٹھئیویں سورج لگن گرہن دوہانوں
ایہہ تاریخاں سرور عالم خود کہہ گئے اسانوں
ماہ رمضان مہینے اندر ایہہ سب واقعہ ہوسی
تدوں امام محمد مہدی ظاہر اوتھ کھلوسی
عین بعین برابر پوری ایہہ گل واقعہ ہوئی
سارے عالم اکھیں ڈٹھا شبہ نہ رہ گیا کوئی

(۷)امام مہدی کے ظہور کا نشان

حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری کے دادا قاضی مولانا بخش صاحب کریحا تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر کے معروف اہلحدیث خطیب تھے۔ جب نشان کسوف وخسوف ظاہر ہوا تو انہوں نے ایک خطبہ میں رمضان المبارک کی تیرہ اور اٹھائیس تاریخ کو بالترتیب چاند گرہن اور پھر سورج گرہن کا تفصیل کے ساتھ ذکر کرتے ہوئے واضح کیا کہ:

’’یہ امام مہدی کے ظہور کا نشان ہے۔ اب ہمیں انتظار کرنا چاہئے کہ امام موعود کب اور کہاں سے ظاہر ہوتا ہے؟‘‘

اس خطبہ کا خاطر خواہ اثر ہوا چنانچہ محترم قاضی صاحب کو اگرچہ خود قبول کرنے کی صورت پیدا نہ ہوئی مگر ان کے بڑے بیٹے یعنی حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کے والد حضرت میاں امام الدین صاحب کو مدعی کا علم ہوا اور کچھ مطالعہ اور مزید غور وفکر کے بعد حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کی تصدیق اور بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

(ماہنامہ الفرقان ربوہ 1 اکتوبر 1967ء صفحہ 43)

(۸)امام مہدی پیدا ہو چکے

قادیان اور پھر ربوہ کے مشہور جلد ساز حضرت میاں محمد عبداللہ صاحب ولد میاں محمد اسماعیل صاحب نے اپنی تاریخ پیدائش 1301ھ بیان کرتے ہوئے قبول احمدیت کا واقعہ اس طرح سنایا کہ میری عمر دس سال تھی جب 1311ھ بمطابق 1894ء رمضان المبارک میں چاند اور سورج کو گرہن لگا۔ گرہن لگنے پر میرے سکول کے ساتھیوں نے بتایا کہ:

’’امام مہدی پیدا ہو چکے ہیں۔ اب لڑائیاں ہوں گی اور بہت خوں ریزیاں ہوں گی۔‘‘

مجھے اس وقت کم عمری کے سبب یہ باتیں پوری طرح سمجھ نہ آئیں مگر اچھی طرح یاد ہے کہ ان باتوں کے لئے رمضان میں واقعہ ہونے والے چاند اور سورج گرہن کو بیان کیا جاتا تھا۔

حضرت میاں محمد عبداللہ صاحب کو اس کے بعد قبول احمدیت کی توفیق مل گئی۔ (رجسٹر روایات جلد 6 صفحہ 236)

(۹)زیارت رسول اور آمد مہدی

محترم چوہدری غلام مجتبیٰ صاحب ولد محترم مولوی محمد بخش صاحب مرحوم آف رسولپور تحصیل کھاریاں ضلع گجرات بیان کرتے ہیں کہ ان کے والدین بہت خوف خدا رکھنے والے سچی خوابیں دیکھنے والے اور آنحضرت ﷺ کی زیارت سے فیضیاب بزرگ تھے۔ جب 1894ء میں چاند اور سورج کو گرہن لگا تو والد صاحب نے کہا کہ

’’مہدی علیہ السلام پیدا ہو گئے ہیں۔‘‘

ایک دفعہ بکثرت درود شریف پڑھنے کے دوران چوہدری غلام مجتبیٰ صاحب نے کشفی حالت میں دیکھا کہ آنحضرت ﷺ کی زیارت سے فیضیاب ہو رہے ہیں اور جگہ مدینہ کا ایک حجرہ ہے۔ بعد میں 1906 کا واقعہ ہے کہ آپ نے اپنے بھائیوں غلام احمد صاحب اور غلام یاسین صاحب سے کہا کہ چلو اس دعویٰ کرنے والے بزرگ کو دیکھتے ہیں۔ دونوں بھائی تو پہلے

ہی بیعت کر چکے تھے بخوشی انکو قادیان لے گئے جس حجرے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حکیم حافظ نورالدین ؓ سے ملاقات ہوئی اسے دیکھتے ہی آپ کو کشفی حالت میں دیکھا ہوا (منظر) یاد آ گیا۔ اس طرح انشراح صدر کے ساتھ آپ نے بیعت کی۔

(رجسٹر روایات جلد 7 صفحہ 116,117)

(۱۰) مشاہدہ کسوف خسوف

حضرت بابو فقیر ولی صاحب ولد میاں شادی صاحب جو بعد میں اسٹیشن ماسٹر ریٹائر ہوئے قادیان کے محلّہ دارالبرکات میں رہائش پذیر تھے۔ رہنے والے اوجلہ ضلع گورداسپور کے تھے۔ آپ کا بیان ہے کہ آپ چاند سورج گرہن والی پیشگوئی کی شہرت سے آگاہ تھے اور یہ بھی سن رکھا تھا کہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے دعویٰ کر رکھا ہے۔ چنانچہ 1894ء میں جب کسوف وخسوف ہوا تو انہوں نے خود بھی مشاہدہ کیا ازاں بعد مزید غور وفکر ودعا سے بیعت کی توفیق پائی۔ (رجسٹر روایات جلد 8 صفحہ 181)

(۱۱) حضرت مرزا صاحب کی صداقت کا نشان

حضرت سید نذیر حسین شاہ صاحب ولد سید نیاز علی شاہ صاحب آف کھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ نے اپنے قبول احمدیت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا جب سورج اور چاند کو گرہن لگا تو اس وقت میں اپنے گھر تھا۔ میرے والد صاحب یہ کہہ رہے تھے کہ یہ مرزا صاحب کی صداقت کا نشان ہے اس بات کا بھی مجھ پر اثر ہوا۔ اور پھر قبول حق کی توفیق پائی۔ (رجسٹر روایات جلد 10 صفحہ 237)

(۱۲) احوال الآخرۃ کا شعر

حضرت میاں محمد دین صاحب ولد میاں نورالدین صاحب ضلع گجرات نے بیان کیا کہ رمضان جو شب تیرھویں تھی چہارشنبہ (بدھ) کے روز چاند گرہن لگا میرے پاس گھڑی نہ تھی مگر بعد میں معلوم ہوا ساڑھے چھ بجے دو گھنٹہ خسوف رہا اور 28 رمضان بروز جمعہ...... سورج گرہن رہا۔ جس کی بابت مرزا محمد قیم صاحب نے احوال الآخرۃ سے شعر بابت چاند سورج گرہن سنایا۔ ازاں بعد آپ کو قبول حق کی سعادت نصیب ہوئی۔

(رجسٹر روایات جلد 11 صفحہ 123)

(۱۳) حضرت سیٹھ اسماعیل آدم کا قبول احمدیت

بمبئی کے معروف تاجر شخصیت حضرت سیٹھ محمد اسماعیل آدم صاحب جو کچھی میمن قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ؓ کی فرمائش پر مورخہ 20 / اکتوبر 1943ء کے مکتوب میں اپنی ولادت 1872ء بمطابق 1288ھ بیان کرتے ہیں۔ بمبئی کے مدرسہ ہاشمیہ اور پھر دیگر اداروں سے اردو، فارسی، عربی اور گجراتی زبانوں میں حصول تعلیم کے بعد ''اسماعیل آدم'' کے نام سے تجارت شروع کر کے خوب شہرت پائی۔ خط میں آپ نے لکھا۔

'' 1893ء میں میری شادی ہوئی اس وقت میں پیسہ اخبار لاہور کا خریدار تھا۔ اس زمانہ میں رمضان میں کسوف وخسوف ہوا۔ جو مہدی آخرالزماں کی علامت تھی...... پہلی رات کے چاند گرہن اور پندرہویں کے سورج گرہن اور مولویوں کے مضامین پر ہنسی آتی تھی...... سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب کے چھوٹے بھائی سیٹھ صالح محمد کراچی سے بمبئی آئے۔ ان کے ذریعہ مجھے مرزا غلام احمد قادیانی کا علم ہوا کہ انہوں نے مسیح موعود اور مہدی آخر الزماں کا دعویٰ کیا ہوا ہے۔ میرا ذہن دو سال قبل پیسہ اخبار کے مضامین کی طرف گیا جب کہ انہوں نے رمضان میں کسوف وخسوف کو مہدی آخرالزماں کی علامت بتایا۔''

مزید تحقیقات اور دعاؤں کے بعد آخر 1896ء میں آپ کو بیعت کی توفیق ملی (آپ کا خط خلافت لائبریری ربوہ میں محفوظ ہے)

(۱۴) طویل پیدل سفر کر کے بیعت کر لی

غوث گڑھ ریاست پٹیالہ سے چار کوس کے فاصلے پر ایک گاؤں کے چوہدری مکھن کے صاحبزادہ بیان کرتے ہیں کہ چوتھی یا پانچویں جماعت میں طالب علم تھا۔ ان دنوں گھر میں ایک کتاب ''احوال الآخرۃ'' پڑھا کرتا تھا جس میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے متعلق پیشگوئیاں تھیں۔ اور دل میں بڑی خواہش تھی کہ اگر حضرت امام مہدی علیہ السلام میری زندگی میں آجاویں تو میں انکی فوج

میں سپاہی بھرتی ہوکر کافروں کے ساتھ لڑوں۔

ہمارے ہیڈ ماسٹر صاحب کے پاس ڈاک کا بھی انتظام تھا۔ایک دن ڈاک میں کچھ اشتہار آئے جنہیں گھنشام داس یا علاء الدین شاہ چٹھی رسان پڑھتے تھے۔میرے کان میں پہلی دفعہ یہ آواز پڑی کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام پیدا ہو گئے ہیں کیونکہ احوال الآخرۃ کے مطابق خدا نے اس کی صداقت کا نشان یعنی رمضان شریف میں سورج اور چاند گرہن لگنا ظاہر کر دیا ہے۔

پرائمری پاس کر چکا تھا جب غوث گڑھ میں تعینات پٹواری منشی عبد اللہ سنوری صاحب سے والد صاحب اور پھر مجھے بھی معلوم ہوا کہ ضلع گورداسپور میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ کر دیا ہے۔ ازاں بعد کئی اور دوستوں نے بھی آگاہ کیا اسی طرح 1898ء یا 1899ء کی بات ہے کہ میں اور والد صاحب پیدل طویل سفر کے بعد قادیان شریف پہنچے اور ملاقات کے بعد بیعت کرنے کی توفیق پائی۔(رجسٹر روایات جلد12 صفحہ182)

(۱۵) نشان کسوف وخسوف کا غیر مسلموں پر اثر

ایک اور دلچسپ روایت ملاحظہ فرمائیے۔ جو محترم بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی بیان فرماتے ہیں کہ کس طرح جب انہوں نے اس گرہن کا معرض وجود میں آنے اور کسی مدعی مہدویت کی طرف اشارہ کرنے کا سنا تو وہ بھی مہدی علیہ السلام کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔آپ ایک کٹر ہندو گھرانے سے احمدی مسلمان ہوئے تھے۔آپ کا ہندوآنہ نام ہریش چندر تھا۔آپ فرماتے ہیں:

1894ء کے رمضان المبارک میں مہدی آخر الزماں کے ظہور کی مشہور علامت کسوف وخسوف پوری ہوگئی۔وہ نظارہ آج تک میری آنکھوں کے سامنے ہے۔اور وہ الفاظ میرے کانوں میں گونجتے سنائی دیتے ہیں۔جو ہمارے ہیڈ ماسٹر مولوی جمال الدین صاحب نے اس علامت کے پورا ہونے پر مدرسہ کے کمرہ کے اندر ساری جماعت کے سامنے کہے تھے کہ

''مہدی آخر الزمان کی اب تلاش کرنی چاہیئے۔وہ ضرور کسی غار میں پیدا ہو چکے ہیں کیونکہ ان کے ظہور کی بڑی علامت آج پوری ہو چکی ہے۔''

میں بھی جماعت میں موجود تھا۔وہ کمرہ وہ مقام اور لڑکوں کا وہ حلقہ اب تک میری نظر کے سامنے ہے۔وہ کرسی جس پر بیٹھے ہوئے مولانا نے یہ الفاظ کہے۔وہ میز جس پر ہاتھ مار مار کر لڑکوں کو یہ خبر سنائی خدا کے حضور اس بات کی شہادت دے گی..........''مہدی آخر الزماں'' میرے کان ابھی تک اس نام سے ناآشنا تھے۔ان کا کسی ''غار میں پیدا ہونا'' ان کے ظہور کی بڑی علامت۔ یہ الفاظ میرے واسطے اور بھی اچنبا تھے۔ میں مڈل میں تعلیم پاتا تھا۔طبیعت میں ٹوہ کی خواہش پیدا ہوئی۔استاد سے بوجہ حجاب اور ادب نہ پوچھ سکا۔آخر ہم جماعتوں سے اس کا معمہ چاہا۔جنہوں نے اپنے مروجہ عقیدہ وخیال کے مطابق مجھے سارا قصہ کہہ سنایا۔میرے دل میں جو تاءثرات ان قصوں کو سن کر پیدا ہوئے اور جنہوں نے میری روحانیت میں اور اضافہ کیا وہ یہ تھے۔

۱) تیرہ سو برس قبل ایک واقعہ کی اطلاع دینا جو دوست، دشمن میں مشہور ہو چکی ہو اور پھر عین وعدہ کے مطابق پورا ہو جانا۔

۲) وہ واقعہ انسانی کوششوں کا نتیجہ نہیں بلکہ آسمان پر ہوا۔ جہاں انسان کی پہنچ نہیں۔اور نہ ہی انسان کا کسی قسم کا اس میں دخل ہے۔

۳) مہدی آخر الزماں کی شخصیت۔اس کا کفر کو مٹانا۔اسلام کو بڑھانا اور اس کے لشکر تیار کر کے کافروں کو تلوار کے گھاٹ اتارنا اور مسلمانوں کی فتوحات کے خیالات۔

۴) دعا اور اس کی حقیقت۔خدا کا بندو کی دعاؤں کو سننا اور قبول کرنا۔کیونکہ اولیاء امت حضرت مہدی آخر الزماں کے لئے دعائیں کرتے رہے ہیں۔ آخر وہ قبول ہوئیں۔

۵) یہ باتیں اسلام کی صداقت کی واضح اور بین دلیل ہیں۔اس لئے اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو خدا کو پیارا اور خدا تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔

یہ پنجگانہ امور اپنی مجمل سی کیفیت کے ساتھ میرے دل پر اثر انداز ہوئے اور ....میں بھی مہدیءآخر الزماں کو پانے کے لئے بے تاب ہونے لگا۔

(اصحاب احمد، جلد 9، بار اول صفحہ 19)

آپ نے تیرہ سو برس پہلے کہی گئی بات کا اس طرح پورا ہونا بڑا عجیب اور غیر معمولی یقین کیا۔ پھر ادھر ادھر سے تحقیق کرتے ہوئے انہیں حضرت نبی اکرم ﷺ کی سچائی کا نشان سمجھنے لگے۔ آخر 1895ء میں قادیان پہنچ کر بیعت کی توفیق پائی اور آپ کا اسلامی نام ”عبدالرحمٰن“ رکھا گیا۔

چاند اور سورج گرہن کوئی معمولی نشان نہ تھا۔ یہ صادق القول کے مبارک منہ سے نکلی ہوئی بات تھی۔ زمین و آسمان ٹل سکتا تھا۔ مگر یہ قول ٹلنے والا نہ تھا۔ یہ لازماً پورا ہونا تھا۔ جو پورا ہوا۔ مبارک ہو ان کو جو چودہ سو سال سے متلاشی تھے کہ ان کی تلاش ختم ہوئی۔ مبارک ہو حق کے منتظر اور صداقت کے متلاشیوں کو جنہوں نے آسمانی نشان کا مشاہدہ کیا اور حق کو قبول کیا۔ الحمد للہ

(ماخوذ از کتاب خسوف وکسوف مصنفہ مسعود ناصر صاحب)

She
COLLECTIONS
KANNUR
Fort Road
Ph.: 0497 - 2707546
South Bazar
Ph.: 0497 - 2768216

Love For All Hatred For None
M. C. Mohammad
Prop. : (Kadiyathoor)
SUBAIDA TIMBER
Dealers in
Teak Timber, Timber Log, Teak Poles & Sizes Timber Merchants
Chandakkadave, P.O. Peroke,
Kerala - 673631
Ph. : 0495-2403119 (O), 2402770 (R)

Love For All Hatred For None
Sk.Zahed Ahmad
Proprietor
M/S
M.F. ALUMINIUM
Deals in :
All types of Aluminium, Sliding, Window, Door, Partitions, Structural Glazing and Aluminium Composite Panel
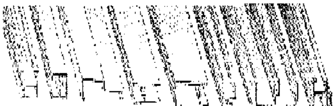
Chhapullia, By-Pass, Bhadrak, Orissa, Pin - 756100, INDIA
Mob 09437408829, (R) 06784-251927

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی طالب علموں کے لئے زرّیں نصائح

مرسلہ: محمد شریف خان۔ امریکہ

تعلیم الاسلام کالج کی پہلی کانوکیشن 2/اپریل 1950ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی زیرِ صدارت تعلیم الاسلام کالج لاہور کے ہال میں منعقد ہوئی جس میں حضورؓ نے فارغ التحصیل ہونے والے طلباء کو درجِ ذیل زرّیں نصائح ارشاد فرمائیں۔ یہ نصائح ہر طالبعلم کے لئے مشعل راہ ہیں۔

☆......''یہ نہ سمجھو کہ اب تعلیم مکمل ہوگئی ہے، بلکہ اپنے علم کو باقاعدہ مطالعہ سے بڑھاتے رہو۔ خداتعالیٰ کے قانون کے مطابق سکون حاصل کرنے کی بالکل کوشش نہ کرو، بلکہ ایک نہ ختم ہونے والی جدوجہد کے لئے تیار ہو جاؤ اور قرآنی منشا کے مطابق اپنا قدم آگے بڑھانے کی کوشش کرتے رہو۔

☆...... ''اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہو کہ وہ آپ کو صحیح کام کرنے، اور صحیح وقت پر کام کرنے اور صحیح ذرائع کو استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور پھر اس کام کے صحیح اور اعلیٰ سے اعلیٰ نتائج پیدا کرے''۔

☆......''یاد رکھو کہ تم پر صرف تمہارے نفس ہی کی ذمہ داری نہیں۔ تم پر اس ادارے کی بھی ذمہ داری ہے جس نے تمہیں تعلیم دی ہے۔ اور اُس خاندان کی بھی ذمہ داری ہے جس نے تمہاری تعلیم پر خرچ کیا۔ خواہ بالواسطہ یا بلا واسطہ۔ اور اس ملک کی بھی ذمہ داری ہے کہ جس نے تمہاری تعلیم کا انتظام کیا۔ اور پھر تمہارے مذہب کی بھی ذمہ داری ہے''۔

☆......''تمہارے تعلیمی ادارے کی جو تم پر ذمہ داری ہے وہ چاہتی ہے کہ تم اپنے علم کو زیادہ سے زیادہ اور اچھے سے اچھے طور پر استعمال کرو۔ یونیورسٹی کی تعلیم مقصود نہیں ہے۔ وہ منزلِ مقصود کو طے کرنے کے لئے پہلا قدم ہے۔ یونیورسٹی تم کو جو ڈگریاں دیتی ہے وہ اپنی ذات میں کوئی قیمت نہیں رکھتیں بلکہ ان ڈگریوں کو تم اپنے آئندہ عمل سے قیمت بخشتے ہو''۔

☆......''ڈگری صرف تعلیم کا ایک تخمینی وزن ہے۔ ایک تخمینی وزن ٹھیک بھی ہوسکتا ہے اور غلط بھی ہوسکتا ہے۔ محض کسی یونیورسٹی کے فرض کر لینے سے کہ تم کو علم کا ایک تخمینی وزن حاصل ہوگیا ہے تم کو علم کا وہ فرضی درجہ نصیب نہیں ہوسکتا جس کے اظہار کی یونیورسٹی ڈگری کے ساتھ کوشش ہوتی ہے۔ اگر ایک یونیورسٹی سے نکلنے والے طالب علم اپنی آئندہ زندگی میں یہ ثابت کریں کہ جو تخمینی وزن ان کے علم کا یونیورسٹی نے لگایا تھا ان کے پاس اس سے بھی زیادہ وزن کا علم موجود ہے تو دنیا میں اس یونیورسٹی کی عزت اور قدر قائم ہو جائے گی۔ لیکن اگر ڈگریاں حاصل کرنے والے طالب علم اپنی بعد کی زندگی میں یہ ثابت کردیں کہ تعلیم کا جو تخمینی وزن ان کے دماغوں میں فرض کیا گیا تھا ان میں اس سے بہت کم درجے کی تعلیم پائی جاتی ہے تو یقیناً لوگ نتیجہ نکالیں گے کہ یونیورسٹی نے علم کی پیمائش کرنے میں غلطی سے کام لیا ہے''۔

☆......''تمہیں یاد رکھنا چاہئے کہ یونیورسٹیاں اتنا طالب علم کو نہیں بناتیں جتنا کہ طالبعلم یونیورسٹیوں کو بناتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہہ لو کہ ڈگری سے طالب علم کی عزت نہیں ہوتی ہے۔ پس تمہیں اپنے پیمانۂ علم کو درست رکھنے بلکہ اس کو بڑھانے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے اور اپنے کالج کے زمانہ کی تعلیم کو اپنی عمر کا پھل نہیں سمجھنا چاہئے بلکہ اپنے علم کی کھیتی کا بیج تصور کرنا چاہئے اور تمام ذرائع سے کام لے کر اس بیج کو زیادہ سے زیادہ بار آور کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے تاکہ اس کوشش کے نتیجے میں اُن ڈگریوں کی عزت بڑھے جو تم آج حاصل کر رہے ہو......اور تمہاری قوم تم پر فخر کرنے کے قابل ہو۔

☆......''تم ایک نئے ملک کے شہری ہو۔ دُنیا کی بڑی مملکتوں میں سے بظاہر ایک چھوٹی سی مملکت کے شہری ہو۔ تمہارا ملک مالدار ملک نہیں ہے، ایک غریب ملک ہے۔ دیر تک ایک غیر حکومت کی حفاظت میں امن اور سکون سے رہنے کے عادی ہو چکے ہو۔ سو تمہیں اخلاق اور کردار بدلنے ہوں گے۔ تمہیں اپنے ملک کی عزت اور ساکھ دنیا میں قائم کرنی ہوگی''۔

☆......''تمہیں اپنے ملک کو دُنیا میں روشناس کرانا ہوگا، ملکوں کی عزت کو قائم رکھنا بھی ایک بڑا دشوار کام ہے۔ لیکن ان کی عزت کو بنانا اس سے بھی

دشوار کام ہے اور یہی دشوار کام تمہارے ذمے ڈالا گیا ہے۔

☆......تم ایک نئے ملک کی نئی پود ہو۔ تمہاری ذمہ داریاں پُرانے ملکوں کی نئی نسلوں سے بہت زیادہ ہیں۔ انہیں ایک بنی ہوئی چیز ملتی ہے۔ انہیں آباء و اجداد کی سنتیں یا روایتیں وراثت میں ملتی ہیں۔ مگر تمہارا یہ حال نہیں ہے۔ تم نے ملک بھی بنانا ہے اور تم نے نئی روایتیں بھی قائم کرنی ہیں۔ ایسی روایتیں جن پر عزّت اور کامیابی کے ساتھ آنے والی بہت سی نسلیں کام کرتی چلی جائیں اور ان روایتوں کی راہنمائی میں اپنے مستقبل کو شاندار بناتی چلی جائیں“۔

☆......”دوسرے ملکوں کے لوگ ایک اولاد ہیں مگر تم اس کے مقابلے پر ایک باپ کی حیثیت رکھتے ہو، وہ اپنے کاموں میں اپنے باپ دادوں کو دیکھتے ہیں۔ تم نے اپنے کاموں میں آئندہ نسلوں کو مدّ نظر رکھنا ہے“۔

☆......”بے شک یہ کام مشکل ہے لیکن اتنا شاندار بھی ہے۔ اگر تم اپنے نفسوں کو قربان کرکے پاکستان کی عمارت کو مضبوط بنیادوں پر قائم کردو گے تو تمہارا نام اس محبت اور عزت سے لیا جائے گا جس کی مثال آئندہ آنے والوں میں نہیں پائی جائے گی“۔

☆......”پس میں تم سے کہتا ہوں کہ اپنی نئی منزل پر عزم، استقلال اور علّو حوصلہ سے قدم مارو۔ قدم مارتے چلے جاؤ اور اس بات کو مدّ نظر رکھتے ہوئے قدم بڑھاتے چلے جاؤ کہ عالی ہمت نوجوانوں کی منزلِ اوّل بھی ہوتی ہے اور منزلِ دوم بھی ہوتی ہے، منزلِ سوم بھی ہوتی ہے لیکن آخری منزل کوئی نہیں ہوا کرتی۔......اُن کی منزل کا پہلا دور اسی وقت ختم ہوتا ہے جبکہ وہ کامیاب اور کامران ہو کر اپنے پیدا کرنے والے کے سامنے حاضر ہوتے ہیں اور اپنی خدمت کی داد اُس سے حاصل کرتے ہیں، جو ایک ہی ہستی ہے جو کسی کی خدمت کی صحیح داد دے سکتی ہے“۔

☆......”پس اے خدائے واحد کے منتخب کردہ نوجوانو! اسلام کے بہادر سپاہیو! ملک کی اُمید کے مرکزو! قوم کے سپوتو! آگے بڑھو کہ تمہارا خدا، تمہارا دین، تمہارا ملک اور تمہاری قوم محبت اور امید کے مخلوط جذبات سے تمہارے مستقبل کو دیکھ رہے ہیں“۔ (روزنامہ الفضل 5/اپریل 1950ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 25 تا 31 جنوری 2008ء)

Love For All Hatred For None

Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim

Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here

Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝

AHMAD FRUIT AGENCY

Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)

Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits

Mobiles : 9419049823, 9906722264

کانپور اور احمدیت

(از سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ کشن گڑھ راجستھان)

تازہ خواہی داشتن گر داغہائے سینہ را
گاہے گاہے باز خواں ایں قصہ پارینہ را

ترجمہ: اگر تم چاہتے ہو کہ اپنے سینہ کے داغوں کو ہمیشہ زندہ اور تازہ رکھو اور روشن رکھو تو کبھی کبھی پُرانے قصّہ ہائے درد بھی دوہراتے رہا کرو۔

تعارف: شہر کانپور اگرچہ صوبہ یوپی میں واقع ہے مگر اس خوبصورت شہر کا بھارت کے معروف صنعتی شہروں میں بھی شمار ہے۔ یہ شہر ہندوستان کا انڈسٹریل مشہور شہر ہے۔ خشک چمڑے کے کاروبار کے لحاظ سے بھی یہ شہر کافی شہرت کا حامل ہے گرم کپڑے والا ''لال املی اُولن مل'' بھی کانپور میں ہی ہے۔ سیاسی عمائدین میں مولانا حسرت موہانی گنڈینس وڈیار تھی جو دو وجود آزادی کے ہیرو شمار ہوتے ہیں ان کی زندگی کا لمبا عرصہ بھی کانپور میں ہی گزرا۔ اسی طرح کانپور کے چپّل شُو اور فنکشن شُو دنیا بھر میں اپنی بناوٹ اور خوبصورتی کے اعتبار سے خوب شہرت کے حامل ہیں۔ شہر کانپور کا رقبہ ۳۰ کلومیٹر میں پھیلا ہوا ہے اس شہر کے ایک جانب گنگا بھی خراماں خراماں بہتی ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ منصبِ خلافت پر سرفراز ہونے سے پہلے ایک مرتبہ خلافت اولیٰ کے عہد میں شہر کانپور تشریف لائے تھے۔

(ملاحظہ ہو کتاب تحفۂ بنارس)

نفوذ احمدیّت: مُعین سن اور تاریخ کے بارہ میں اگرچہ کہ ٹھوس معلومات فراہم نہ ہوسکیں مگر یہ ایک مسلم حقیقت ہے کہ حضرت اقدس امام مہدی علیہ السلام کے مبارک زمانہ میں ہی شہر کانپور میں احمدیت نفوذ کر چکی تھی۔ مُراد آباد کے رہنے والے جناب داروغہ خان صاحب اور جناب صاحب داد خان کا شمار صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ہوتا ہے جو کانپور میں آکر بس گئے تھے۔ آگے پھر داروغہ خان صاحب کے والد حضرت ایوب خان صاحب بھی صحابی تھے جو کہ کانپور میں جائے رہائش رکھتے تھے۔ موصوف کا کتبہ بہشتی مقبرہ قادیان میں بطور یادگار نصب ہے۔

چنانچہ جناب داروغہ خان صاحب کانپور کے صحابی بیان کرتے تھے کہ مَیں بچپن میں اپنے والد حضرت ایوب خان رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ایک مرتبہ ۱۹۰۶ء میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات کے لئے لاہور گیا تھا اس وقت ان کے سر پر حضرت اقدس علیہ السلام نے شفقت کا ہاتھ پھیرا تھا واضح رہے کہ ان ہی کی اولاد میں سابق امیر جماعت کانپور الحاج جناب ظفر عالم صاحب مرحوم بھی تھے۔

آزادی ہند ۴۷ء سے پہلے پہلے ایک معقول تعداد احمدیوں کی کانپور میں آباد تھی۔ بڑی بھاری تعداد پاکستان ہجرت کر گئی خاص کر پاکستان ہجرت کرنے والوں میں دو ذی وجاہت صاحبِ حیثیت احمدی بھائی تھے سراج الدین صاحب اور خدا بخش صاحب ملٹری مین۔ جناب سراج الدین صاحب کی موٹر ٹائر وغیرہ کی دوکان تھی۔

پاکستان میں خلافت ثالثہ کے عہد میں خدا بخش صاحب کے بیٹے عبد الغفار جو حکومت پاکستان کے فوٹو گرافر تھے ان کو خلافت ثالثہ کے عہد میں شہید کر دیا گیا تھا اسی طرح ایک اور کانپور کے میر جو شیلے احمدی جو پاکستان ہجرت کر گئے تھے ان کے جوش جذبہ اور مہمان نوازی کا یہ عالم ہوا کرتا تھا کہ ہر وقت احمدیت کے نام پر ان کے آشیانہ میں دس دس پندرہ پندرہ احباب ضرور حاضر رہتے تھے۔

کانپور کے معروف احمدیوں میں ایک احمدی بھائی حاجی محمد ابراہیم صاحب چنیوٹی موصی بھی تھے موصوف بجائے پاکستان ہجرت کرنے کے کانپور میں ہی ٹکے رہے۔ آگے ان کی قابل فخر اولاد میں رفیق صاحب اسماعیل صاحب لطیف صاحب اور مسعود صاحب تھے بعد میں مکرم رفیق صاحب مدراس جا کر کاروبار کے سلسلہ میں وہاں پر آباد ہو گئے مدراس کے امیر جماعت بھی موصوف رہے اسماعیل صاحب اور مسعود صاحب نے حالات کے مطابق کولکاتا میں سکونت اختیار کرتے ہوئے وہیں پر اپنا کاروبار اور تجارت جاری رکھا ان بھائیوں میں کانپور میں صرف جناب لطیف صاحب

ہی رہے۔

اسی طرح ضلع فرخ آباد اکبر پور کے بشیر الدین صاحب محمد اسماعیل صاحب اور محمد شفیع صاحب پاکستان ہجرت کرنے کی غرض سے کانپور تک آئے مگر تقدیر الٰہی کے مطابق حالات موافق نہ ہونے کی وجہ سے یہ حضرات بجائے پاکستان ہجرت کرنے کے کانپور میں ہی رہ کر سکونت اختیار کئے جو کہ اپنے کاروبار کے ساتھ ساتھ تحریک احمدیت کے فروغ اور اشاعت میں خوب خوب مگن رہے قارئین کرام! یہی وہ فیملی ہے یا احمدیت کے جیالے سپوت ہیں جو کہ کانپور میں صدیقی خاندان سے معروف ہوئی۔ ماشاء اللہ جماعت کی خدمات کے لحاظ سے خوب جوش اور جذبہ رکھتے ہیں اس کے علاوہ دو اور مخلص فیملیاں عبدالوہّاب خان صاحب اور حبیب اللہ خان صاحب مرحومین کی صالح ذرّیت بھی جماعت احمدیہ کانپور کی سرسبز شاخ ہیں۔ پارٹیشن کے بعد یہی کانپور کی مختصر جماعت رہی۔

دلچسپ تذکرہ یہ ہے کہ پارٹیشن کے بعد کانپور شہر کے دوکلمہ گو مسلمان بھائی محمد مجید سولیجہ، محمد احمد سولیجہ اپنے کاروبار کے سلسلہ میں بنگلور جایا کرتے تھے وہاں پر اتفاق سے بنگلور کے احمدی مخلصین سے کسی طرح کاروبار کے تعلق سے رابطہ ہو گیا (خاص کر صبغۃ اللہ صاحب کے والد مرحوم سے) بنگلور کے احمدی بھائیوں نے محمد مجید سولیجہ اور محمد احمد سولیجہ کے یہ گوش گزر کر دیا کہ کانپور میں بھی ہماری مخلص جماعت ہے آپ ان سے کانپور میں ضرور رابطہ رکھیں اور بنگلور کے احمدی بھائیوں نے تاکید کے ساتھ ضرور کہا بلکہ تلقین کی کہ کانپور کے احمدی ابراہیم صاحب چنیوٹی اور محمد اسماعیل صدیقی اور محمد شفیع صدیقی سے ضرور ضرور رابطہ رکھیں۔

ایمان افروز واقعہ : چنانچہ محمد مجید سولیجہ اور محمد احمد سولیجہ نے بنگلور سے کانپور واپس آنے کے بعد بنگلور کے احمدی بھائیوں کے مشورہ کے مطابق کانپور کی جماعت احمدیہ سے رابطہ رکھنا شروع کر دیا دن بدن احمدیت سے قریب سے قریب ہوتے گئے حتی کہ جماعت احمدیہ کے ساتھ نماز وغیرہ بھی پڑھنا شروع کر دیئے چنانچہ پھر ہر دو صاحبوں کی کانپور میں خوب مخالفت بھی شروع ہوگئی۔ معاملہ یہاں تک بڑھ گیا کہ معاندین حق و صداقت باقاعدہ مناظرہ کے لئے لکھنؤ سے غیر احمدیوں کے نامور عالم مولانا منظور نعمانی کو بلا کر کانپور لائے ادھر مرکز قادیان سے الحاج مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی فاضل جماعت احمدیہ کی طرف سے مناظر مقرر ہوئے بالآخر مناظرہ جناب محمد مجید سولیجہ صاحب مرحوم کے گھر پر ہونا طے پایا اس معرکہ آرائی میں حق کو فتح حاصل ہوئی اور باطل کے حصہ میں پسپائی۔ احمدی مناظر کے ٹھوس اور حقائق پر مبنی براہین ساطعہ کے آگے مولوی منظور نعمانی کی ایک نہ چلی۔ ؎

راستی کے سامنے کب جھوٹ پھلتا ہے بھلا
قدر کیا پتھر کی لعلِ بے بہا کے سامنے

چنانچہ مناظرہ میں احمدیت کے مدّ مقابل ٹھوس دلائل کی تاب نہ لاکر بجائے دلیل کا جواب دلیل سے دینے کے اول فول بکنے لگ پڑے نتیجۃً یہ دونوں مخلصین اور متلاشیانِ حق جناب محمد مجید سولیجہ صاحب اور محمد احمد سولیجہ صاحب پر سچائی روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی اور ان دونوں سعید روحوں نے حصارِ عافیت میں ہی آنے میں راحت محسوس کی۔ سبحان اللہ۔ واضح رہے کہ پارٹیشن کے بعد سرزمین کانپور میں یہ پہلا مناظرہ تھا جو کہ احمدیت کی آسمانی تائید میں پوری شان کے ساتھ جلوہ گر ہوا۔ یہ مناظرہ ۱۹۵۹ء میں ہوا۔

اس مناظرہ کے بعد قومیت اور برادری کے لحاظ سے سولیجہ فیملی پر کافی اثر پڑا۔ حقیقت اور صداقت آشکار ہو جانے پر مکمل خاندان ہی حصارِ عافیت میں آ گیا اس کے بعد پھر کانپور میں احمدی احباب میں نسبتاً جوش و جذبہ کافی بڑھ گیا حوصلے بلند ہو گئے جماعت کافی فعّال ہوگئی۔ حتی کہ جماعت احمدیہ کانپور کو ۱۹۶۵ء میں شاندار طریق پر کانفرنس بھی منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

ایک اور ایمان افروز واقعہ : ۱۹۵۹ء کے مناظرہ کے بعد جب جناب محمد احمد سولیجہ جماعت میں احمدیہ شامل ہوگئے تب سے پھر موصوف کو ایک خاص قسم کا جوش اور جذبہ رہا کہ کسی طرح اپنے چھوٹے بھائی محمد زاہد سولیجہ صاحب کو بھی حضرت امام مہدی کے قدم میں ڈال دیں

......حالات کے مطابق موصوف اپنے چھوٹے بھائی کو مواعظ حسنہ کے ذریعہ کبھی تنہا سمجھاتے رہے کبھی جماعت کے احباب سے اتمام حجت کرتے رہے۔ آخر ایک مرتبہ حالات کے مطابق موصوف یعنی زاھد سولیجہ صاحب کو جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر لے جایا گیا...... چونکہ کانپور میں ان دنوں مخالفت کی کافی خوفناک صورتِ حال تھی اس لئے جب زاھد صاحب سولیجہ جلسہ میں شرکت کے لئے سفر قادیان کے لئے رختِ سفر باندھ رہے تھے تب اقرباء پر خاص کر اہل خانہ پر حکمۃً یہ ظاہر نہ ہونے دیا گیا کہ موصوف احمدی مسلمانوں کے مرکز قادیان کی طرف جارہے ہیں ہاں صرف یہ تاثر دیا جاتا رہا کہ سرھند شریف کی جانب گویا روانہ ہورہے ہیں...... مگر اللہ کی شان جب موصوف نے قادیان کے جلسہ میں شرکت کی تب موصوف قادیان کے پاکیزہ ماحول سے متاثر ہوئے بغیر رہ نہ سکے بلکہ جلد از جلد شرح صدر کے ساتھ احمدیت کو قبول کرنے میں ایک لذت اور سرور محسوس کی۔

صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوفِ کردگار

جی ہاں یہ محمد زاھد سولیجہ صاحب قبول احمدیت کے بعد اس قدر روحانیت میں ترقی پر ترقی کرتے گئے کہ موصوف صوبہ یوپی کے امیر صوبائی بھی بنے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

ایک تبلیغی مکالمہ : ایک مرتبہ کانپور میں جماعت احمدیہ کے جید عالم دین مولانا محمد حمید کوثر فاضل کا ایک اہل حدیث عالم کے ساتھ دلچسپ مکالمہ بھی مباحثہ کے طریق پر ہوا اس وقت بھی وہی نتیجہ برآمد ہوا جو شروع ہی سے جماعت احمدیہ کے ساتھ ہوتا آیا ہے۔ جماعت احمدیہ کے زبردست علم کلام کے سامنے مدّ مقابل ٹِک نہ پایا اور جاء الحق وزھق الباطل کا نظارہ ایک بار پھر سے کانپور کے احمدیوں کو دیکھنا نصیب ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضرت میاں صاحب : صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نوّر اللہ مرقدہٗ بیشتر مرتبہ کانپور تشریف لاکر جماعت احمدیہ میں رونق افروز ہوتے رہے خاص کر کانپور کی کانفرنسوں میں شرکت کے اعتبار سے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام احمدیوں کو خاص کر جماعت احمدیہ کانپور کے احمدیوں کو اپنے بزرگوں کی یاد کو تازہ کرکے ان کی نیک پاک سیرت کو اپنانے کی توفیق دے۔ آمین۔ کیونکہ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا مقدس فرمان بھی ہے کہ:

’’تمام دنیا میں جماعتوں کو احمدی بزرگوں کی یادوں کو زندہ کرنے کی مہم چلانی چاہئے اور تمام تربیتی اجلاسوں میں ان کے ذکر خیر کو ایک لازمی حصہ بنا دینا چاہئے سب سے زیادہ زور اس بات پر ہونا چاہئے کہ آنے والی نسلوں کو اپنے بزرگ آباء واجداد کے اعلیٰ کردار اور اعلیٰ اخلاق کا علم ہو ان کی قربانیوں کا علم ہو۔‘‘ (خطبہ جمعہ ۳۰؍اپریل ۱۹۹۳ء)

نوٹ : مضمون ہٰذا کی تیاری کے تعلق سے مواد کی فراہمی میں جناب عبدالستار صاحب صدیقی سابق صدر جماعت احمدیہ کانپور اسی طرح جناب خلیل احمد صاحب صدیقی سابق قائد علاقائی یوپی کا بھرپور تعاون رہا ہے اللہ تعالیٰ ہردو بزرگوں کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

Love for All, Hatred for None

Subaida Timbers

Dealers in
Teak Timber, Teak Poles,
Rose wood and
All kinds of Furniture

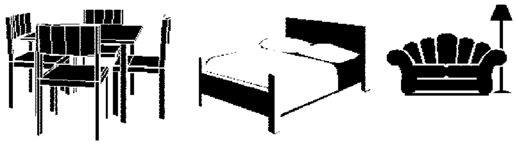

Chandakadavu,
P.O. Faroke, Calicut
Mob. : 9387473240
Off. : 0495-2483119
Res. : 0495-2903020

سکّم میں احمدیت کا نفوذ

(از سید فہیم احمد مبلغ سلسلہ سکّم گینٹوک)

سکم ہندوستان کا ایک صوبہ ہے جو ۱۹۷۵ء سے قبل چین کے زیر اثر تھا اسکے قاعدے اور قوانین حتیٰ کہ دستور اساسی بھی جداگانہ تھے اس کا دارالخلافہ گینٹوک ہے جو سطح سمندر سے ۶۵۰۰ فٹ بلندی پر واقع ہے۔ بوجہ خوشگوار موسم ، دیدہ زیب قدرتی مناظر دیکھنے کے لئے آئے دن سیاحوں کی آمدورفت لگی رہتی ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق سکم کی آبادی ۵،۴۰،۰۰۰ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہندوستان کے صوبہ سکم کی تبلیغی مساعی کو ۱۹۸۹ء میں دفتر تحریک جدید بھارت کے سپرد فرمایا۔ چونکہ اس صوبہ کے باشندوں کی وضع قطع تہذیب و ثقافت نیپال اور بھوٹان کے باشندوں کے مشابہ ہے اور دونوں ملکوں کی سرحد بھی سکّم کے ساتھ لگتی ہے یہی وجہ ہے کہ یہاں سکمی زبان کے علاوہ نیپالی زبان بھی زیادہ تر بولی جاتی ہے اور سرکاری دفاتر میں انگریزی زبان بولنے کا عام چلن ہے۔

۱۹۸۹ء میں پہلا وفد مکرم مولوی عبدالمومن صاحب راشد سابق مبلغ انچارج بھوٹان کی قیادت میں سکّم کے لئے روانہ ہوا یہاں کے سازگار ماحول کو دیکھتے ہوئے موصوف نے مولوی حکیم رضاء الکریم معلم سلسلہ کو تعینات کر دیا معلم صاحب موصوف چونکہ حکیم بھی تھے اس لئے لوگوں کے علاج کے ساتھ ساتھ احمدیت کا پیغام بھی ان تک پہنچاتے رہے۔ اسی اثناء میں ان کی ملاقات گینٹوک کی معروف شخصیت مکرم حبیب اللہ شاہ صاحب مرحوم سے ہوئی جو قبل ازیں احمدیت سے متعارف تھے انہوں نے ایک لمبے عرصہ کے بعد ایک احمدی مجاہد کو سکم میں دیکھ کر اپنے گھر بلایا اور اسلام و احمدیت کے پیغام کو فروغ دینے کے لئے حوصلہ افزائی فرمائی۔ اور آہستہ آہستہ مکرم حبیب اللہ شاہ صاحب احمدیت سے مانوس ہونے لگے اور ان کی اولادیں آغوش احمدیت میں آگئیں جس پر حالت پہلے سے شدّت اختیار کرنے لگی تاہم مرکز قادیان سے مختلف وفود کی سکم میں آمدورفت ہونے لگی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہندوستان آمد کے بعد سکّم میں تبلیغی کاموں میں وسعت پیدا ہوئی چنانچہ ماہ اپریل ۱۹۹۱ء میں مولوی عطاء الرحمٰن صاحب خالد سکم کے پہلے مبلغ مقرر کئے گئے موصوف چونکہ نیپالی زبان اچھی طرح جانتے تھے اس لئے غیر قوموں تک احمدیت کا پیغام پہنچانے میں سہولت رہی۔ آہستہ آہستہ لوگ احمدیت کے بارے میں جاننے کے لئے دلچسپی لینے لگے اور ہمارا لٹریچر عوام میں مقبول ہونے لگا۔ جماعت کی حسین اور پُرامن تعلیمات کو دیکھ کر بیعتیں ہونی شروع ہوئیں۔ جماعت کی ترقی سے خوف کھا کر مخالفین احمدیت نے مخالفت کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی حسبِ عادت گندے لٹریچر جماعت کے خلاف شائع کر کے معصوم لوگوں کو احمدیت کے خلاف بدظن کرنے کی ناکام کوشش کی گئی۔ حتیٰ کہ ہمارے داعی الی اللہ کو جیلوں میں رات گزارنی پڑی پھر خدا کے فضل سے مخالفت کے بعد جماعت کو سکم میں استحکام مل گیا اور سن ۱۹۹۷ء میں گورنمنٹ نے جماعت احمدیہ کو ایک فلاحی تنظیم کے طور پر رجسٹرڈ کر دیا۔ اس کے بعد مزید تبلیغ کے راستے ہموار ہونے لگے اب خدا کے فضل سے گینٹوک کے علاوہ ہمارے مزید تین تبلیغی سینٹر کام کر رہے ہیں یہاں باقاعدہ معلمین تعینات ہیں جو لوگوں کی تعلیم و تربیت کر رہے ہیں۔ سکم میں درجنوں ہندو اور بدھشٹ فیملیاں ایسی ہیں جن کو اسلام کا حقیقی پیغام احمدیت کے ذریعہ ہی ملا جو تا حال وفا کے ساتھ احمدیت پر قائم ہیں الحمدللہ۔ سکم کے دارالخلافہ گینٹوک میں جماعت کا ہیڈ کوارٹر ہے جو ہر قسم کی جدید سہولیات سے آراستہ ہے اور سٹی کیبل کے ذریعہ گھر گھر ایم ٹی اے دیکھا جاتا ہے اس طرح ایم ٹی اے کے ذریعہ بھی لاکھوں لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچ رہا ہے۔ اب تک پانچ مبلغ سکم میں احمدیت کی خدمات کی توفیق پا چکے ہیں جن میں مولوی عطاء الرحمٰن خالد صاحب کے علاوہ مولوی فاروق احمد ناصر صاحب مولوی حبیب الرحمٰن خان صاحب مولوی عبدالظہیر صاحب بنگالی اور خاکسار سید فہیم احمد حال مبلغ سکم سرِفہرست ہیں۔

سکم میں اب تک جس قدر تعمیری کام ہوئے ہیں اس میں دفتر تحریک جدید قادیان کے مخلصانہ تعاون کا بہت بڑا دخل ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائے۔

دانت درد رحمت ہے

(ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر مرحوم)

بہت سے لوگوں کو یہ عنوان پڑھ کر غصہ آئے گا کہ ''دانت درد رحمت ہے خصوصاً جو لوگ بدقسمتی سے فی الوقت دانت درد کے انتہائی اذیت ناک تجربہ سے گزر رہے ہوں گے اور اس موذی تکلیف سے نجات پانے کیلئے ایک چھوڑ سارے دانتوں کو جڑ سے نکلوا دینے پر تیار ہوں گے۔ ایسے لوگوں کی حالت بے شک قابل رحمت ہوتی ہے مگر امر واقعہ یہی ہے کہ دانت درد عموماً دانتوں یا مسوڑھوں کی کسی خطرناک بیماری کا مثلاً دانتوں کے گھن کیڑا لگنے (Caries) یا ماسخورہ، پائیوریا (Pyorrahea) وغیرہ کیلئے بطور انتباہ یا بطور نشانی کے ہوتا ہے۔

دانتوں اور مسوڑھوں کی یہ تباہ کن بیماریاں نظام ہضم کی اس بنیاد (دانتوں مسوڑھوں وغیرہ) کو تہس نہس کر دیتی ہیں اور انسان جوانی میں ہی بڑھاپے کی علامات کا شکار ہو جاتا ہے۔ ابتداء میں ان امراض کا اظہار دانت درد کے ذریعہ ہی ہوتا ہے۔ دانت درد ایک طرف غافل مریض کو جھنجھوڑ کر معالج کے پاس جانے پر مجبور کرتا ہے تو دوسری طرف مرض کے مقام، نوعیت اور شدت وغیرہ کو سمجھنے میں معالج کی رہنمائی کرتا ہے اور اگر قدرت کے اس انتباہ اور رہنمائی سے مریض اور معالج دونوں فائدہ اٹھائیں تو بیماری کے کسی بھی مرحلہ پر اسے مستقل طور پر روکا جا سکتا ہے۔ اکثر خطرناک امراض کی طرح دانتوں کی امراض میں بھی اگر کسی میں درد ظاہر نہ ہو یا درد کو درد فراموش اور سکون آور ادویہ کے ذریعہ دبا دیا جائے تو عموماً پہلے بلکہ دوسرے درجہ میں بھی مرض کا علم نہیں ہو پاتا اور بیماری کا علم اس وقت ہوتا ہے جب بیماری تیسرے درجے میں داخل ہو کر متاثرہ عضو یا اعضاء کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا چکی ہوتی ہے۔

پس چونکہ درد بیماری کی ایک علامت ہوتی ہے اس لئے جب کیریز، پائیوریا، مسوڑھوں کی سوزش اور منہ کے ناسور وغیرہ امراض کا مکمل علاج ہو جاتا ہے تو ساتھ ہی ساتھ دانت درد بھی کم ہوتے ہوتے بالآخر ختم ہو جاتا ہے۔

دانت درد کا فوری علاج:

تاہم دانت درد بعض اوقات اس قدر ناقابل برداشت ہوتا ہے کہ اگر اسے جلد از جلد روکا نہ جا سکے تو بعض سمجھ دار لوگ اور ڈاکٹر تک بھی دانت نکلوانے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ دانتوں کی صفائی، حفاظت پائیوریا اور کیریز وغیرہ امراض کے مستقل علاج وغیرہ کے بارہ میں کچھ بیان کرنے سے پہلے دانت درد کے فوری علاج کے بارہ میں کچھ بتایا جائے۔ دانت درد کا علاج عموماً تین طریق پر کیا جاتا ہے۔

دانت درد کا ایک علاج:

دانت درد کا ایک علاج تو (علاج دنداں اخراج دنداں کے علاوہ) یہ کیا جاتا ہے کہ سن اور بے حس کرنے والی درد فراموش دوائیں دے کر وقت گزاری کی جاتی ہے اس بے اصولے علاج کا نتیجہ عام طور پر اچھا نہیں ہوتا اور مریض کی طبیعت پر ایسی دواؤں کے برے اثرات کے علاوہ تھوڑے عرصہ میں ہی یہ وقتی سکون اور دوائیں بے اثر ہو کر وقتی آرام پہنچانے میں بھی ناکام ہو جاتی ہیں نتیجتاً مریض کو بیمار دانت نکلوا دینے پڑتے ہیں۔

دانت درد کے علاج کا دوسرا طریقہ:

دانت درد کے علاج کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ شدید درد کو نظر انداز کر کے ابتداء ہی مزاجی علاج سے کی جاتی ہے یہ علاج بھی سائنٹیفک ہونے کے باوجود عملی طور پر کامیاب نہیں ہوتا کیونکہ اس طریقہ علاج میں تشخیص مرض و تجویز دوا کا مرحلہ ہی اتنا طویل ہوتا ہے کہ مرض اور مریض کی علامات کا ریکارڈ مکمل ہونے تک درد سے تڑپتا ہوا مریض انتظار اور صبر نہیں کر سکتا اور عموماً دانت نکلوانے چل پڑتا ہے۔

دانت درد کے علاج کا تیسرا طریقہ:

دانت درد کے علاج کا تیسرا طریقہ جو محتاط بھی ہے اور بفضل اللہ تعالیٰ کامیاب بھی وہ یہ ہے کہ دانت درد کے کیس میں مریض کی حالت کا سرسری جائزہ لے کر بیمار دانت یا دانتوں مسوڑھوں وغیرہ کا ایک آدھ منٹ میں معائنہ مکمل کر لیا

جائے اور پھر فوری طور پر کھانے اور لگانے کیلئے دانت درد کی خصوصی ادویات تجویز کر کے مریض کو اپنے سامنے استعمال کروائی جائیں اور افاقہ ہونے کے بعد مریض کو کچھ وقت کی ضروری دوائیں دے کر رخصت کیا جائے اور جب دانت درد ختم یا قابل برداشت ہو جائے تو پھر مزاجی علاج سے دانتوں کی اصل بیماری یا بیماریوں کا مستقل اور مکمل علاج کیا جائے۔

دانت درد کے ہومیوپیتھک نسخے:

شدید دانت درد پر ہومیوپیتھک ادویات سے بفضل اللہ تعالیٰ بہت جلد قابو پایا جاسکتا ہے اور جو مناسب حال دوا دانت درد کو فائدہ کرے وہ اس مرض کو بھی کم کرنے کا باعث ہوتی ہے جس مرض کے نتیجہ میں دانت درد لاحق ہوتی ہے۔

دانت درد کیلئے ہومیوپیتھی کے کئی مفرد اور مرکب نسخے بتائے جاسکتے ہیں لیکن اس مضمون میں طویل اور مشکل نسخوں کا ذکر مناسب معلوم نہیں ہوتا اس لئے کرم خوردہ دانتوں کے درد کیلئے ایک نسخہ اور مسوڑھوں کی سوزش وغیرہ کی وجہ سے ہونے والے درد کیلئے ایک اور نسخہ افادۂ عام کی غرض سے شائع کیا جاتا ہے۔

کرم خوردہ دانتوں کے درد کا نسخہ:

کرم خوردہ دانتوں کے درد میں مندرجہ ذیل مرکب کے لوشن میں روئی کا پھایہ بھگو کر متاثر دانت میں رکھیں۔

ایکونائیٹ 30- ACONITE

بیلاڈونا 30- BELLADONNA

مرک سال 30- MERC SOL

کیمومیلا 30- CHAMOMILLA

سٹیفی سیگریا 30- STAPHSSAGRA

نوٹ نمبر 1: یہ فارمولا ضرورت ہو تو 30 طاقت کے بعد 200 پوٹینسی میں بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

نوٹ نمبر 2: یہ فارمولا 30 پوٹینسی میں بصورت لوشن بیمار دانتوں میں لگانے اور 200 طاقت میں کھانے سے بھی بہترین نتائج حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

تکرار دوا

دانت درد کی دوا دس پندرہ منٹ کے وقفہ سے لے کر بارہ یا چوبیس گھنٹہ تک کے وقفہ سے (حسب ضرورت) دوہرائی جاسکتی ہے۔

مسوڑھوں کی سوزش کا علاج:

مسوڑھوں کی سوزش وغیرہ میں پلانٹیگو مدر ٹنکچر Plantagoo میں روئی کا پھایہ بھگو کر متاثرہ مسوڑھوں پر حسب ضرورت تھوڑے تھوڑے وقفہ سے ملا جائے تو خراب مسوڑھوں کے درد اور سوزش کیلئے مفید ہے۔

زیادہ مسوڑھے خراب ہوں تو سادہ پانی میں یہ دوا ملا کر لوشن بنائیں اور اس سے بار بار کلیاں کی جائیں تو انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد آرام آ جائے گا۔

(الفضل 13 ستمبر 1980ء۔ بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 15 تا 21 فروری 2008ء)

Prop. S. A. Quader

Ph. : (06784) 230088, 250853 (O)
252420 (R)

JYOTI
SAW MILL

Saw Mill Owner
&
Forest Contractor

Kuansh, Bhadrak, Orissa

جلسہ سالانہ برطانیہ 2009 کے موقع پر عالمی بیعت کا ایک منظر

جلسہ سالانہ برطانیہ 2009 کے موقع پر محترم محمد اسماعیل طاہر صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو نمائندہ کی حیثیت سے شرکت کا شرف حاصل ہوا
اس موقع پر موصوف کی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہمراہ ایک یادگار تصویر

15 اگست یوم آزادی کے موقع پر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی طرف سے
نور ہسپتال قادیان میں مریضوں میں پھل تقسیم کرتے ہوئے

15 اگست یوم آزادی کے موقع پر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی طرف سے
نور ہسپتال قادیان میں مریضوں میں پھل تقسیم کرتے ہوئے

علاقہ سندر بن مغربی بنگال میں آئیلا طوفان سے متاثرین کو
امداد تقسیم کرتے ہوئے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

متاثرین کے ساتھ لی گئی ایک تصویر

بلڈ ڈونیشن کیمپ مجلس خدام الاحمدیہ کشمیر زون نمبر 1 کے موقع پر افتتاحی تقریب کا منظر

بلڈ ڈونیشن کیمپ مجلس خدام الاحمدیہ کشمیر زون نمبر 1 کے موقع پر افتتاحی تقریب کا منظر

مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر کی طرف سے منعقدہ ہفتہ تبلیغ کا ایک منظر

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھرت پور، بنگال کے ارکان کی طرف سے
سول ہسپتال میں ایک وقار عمل کیا گیا اس موقع پر لی گئی تصویر

مجلس خدام الاحمدیہ سرکل ویسٹ گوداوری آندھرا پردیش میں
تربیتی میٹنگ کے موقع پر لی گئی ایک تصویر

تربیتی کلاس سرکل گولگیرہ کرناٹک کے موقع پر
تربیتی کلاس میں شاملین کی ایک گروپ فوٹو

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بتیا، بہار کے ارکان کے ہمراہ
مکرم ایم ابوبکر صاحب و K طارق احمد صاحب نمائندگان مجلس

مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوۃ الی اللہ کے ہمراہ
Summer Camp جالندھر میں شامل ہونے والے اطفال و ناصرات

صوبائی اجتماع آندھراپردیش کے موقع پر مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو
مکرم انور احمد صاحب غوری قائد مجلس حیدرآباد Momento پیش کرتے ہوئے

تربیتی جلسہ سینٹر بلوٹگی، سرکل دیودرگ کرناٹک کا ایک منظر

صوبائی اجتماع جنوبی کرناٹک کے اجتماع کا ایک منظر

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت میں صوبائی وزونل قائدین کے ساتھ محترم
صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی میٹنگ کا منظر

صوبائی اجتماع آندھراپردیش کے موقع پر محترم صدر صاحب
مجلس خدام الاحمدیہ بھارت خطاب کرتے ہوئے

مکرم ڈاکٹر C صلاح الدین صاحب سابق نائب صدر مجلس
شمالی کیرلہ کے زونل اجتماع کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے

رپورٹ صوبائی/زونل اجتماعات

☆۔صوبائی اجتماع خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ اڈیسہ مورخہ 8,9,10 جولائی کو بمقام کیرنگ منعقد ہوا جس میں 20 مجالس سے 500 خدام واطفال نے شرکت کی۔محترم صدر صاحب اور مکرم ایم۔ابو بکر صاحب نائب صدر نے شرکت کی۔اس موقعہ پر مکرم امجد خان صاحب اور عبدالودود خان صاحب زونل قائدین نے اجتماع کو کامیاب بنانے میں انتھک محنت کی۔علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدا واطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

☆۔نارتھ زون کیرلہ کا زونل اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مورخہ 26,27,28 جون بمقام موگرال منعقد ہوا۔جس میں 450 خدام نے شمولیت کی۔اس اجتماع میں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور مکرم رفیق احمد بیگ صاحب ایڈیشنل معتمد و مہتمم تعلیم نے شرکت کی۔مکرم سی۔شمیم احمد زونل قائد،مکرم زونل امیر صاحب اور مبلغین و معلمین کرام نے شرکت کی۔اجتماع کے دوسرے روز اختتامی تقریب میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام واطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

☆۔ساؤتھ زون کیرلہ کا زونل اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مورخہ 27,28 جون بمقام الپّی منعقد ہوا۔جس میں 14 مجالس کے 250 خدام نے شرکت کی۔اس اجتماع میں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور مکرم رفیق احمد بیگ صاحب مہتمم تعلیم نے شرکت کی۔لوائے احمدیت لہرانے کے بعد افتتاحی تقریب کا آغاز زیر صدارت مکرم بی۔بی کبیر احمد صاحب زونل امیر منعقد ہوا۔علمی و ورزشی مقابلہ جات کے علاوہ ایک سیمینار بعنوان ''Astronomy'' منعقد ہوا۔اطفال کے لئے ''پڑھنے کے گُر'' کے عنوان پر سیمینار منعقد ہوا۔ان دونوں سیمیناروں کے لئے غیر مسلم دوستوں کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔قائدین مجالس، مبلغین کرام، معلمین کرام نے شرکت کی۔اس اجتماع میں محترم صدر صاحب اور رفیق احمد بیگ صاحب نے مرکزی نمائندگان کی حیثیت سے شرکت کی۔

☆۔صوبائی اجتماع آندھرا پردیش مورخہ 5 جولائی 09ء بمقام سعید آباد حیدر آباد منعقد ہوا جس میں 72 مجالس کے 800 خدام واطفال اور معلمین نے شرکت کی۔اس اجتماع میں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے شرکت کی۔قائد مجلس اور آپ کی مجلس عاملہ نے محترم صدر صاحب کا پُر تپاک استقبال کیا۔افتتاحی تقریب زیر صدارت سیٹھ سہیل احمد صوبائی امیر آندھرا پردیش منعقد ہوئی۔تلاوت اور نظم کے بعد سالانہ رپورٹ پیش ہوئی۔مکرم تنویر احمد صاحب صوبائی قائد نے تقریر کی۔محترم صدر صاحب کے خطاب کے بعد صدارتی خطاب ہوا۔اس کے بعد علمی و ورزشی مقابلہ جات شروع ہوئے۔اختتامی تقریب میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام واطفال میں انعامات تقسیم ہوئے۔اس تقریب میں مکرم صوبائی قائد صاحب نے محترم صدر صاحب کے ذریعہ ''عہدِ وفائے خلافت'' اور بانی تنظیم کا ایک اقتباس ''ہمیشہ سلسلہ کے کاموں کو عزت کی نگاہ سے دیکھو'' کی تختیاں بطور تحفہ مبلغین و معلمین کرام کو دلوائیں۔تمام پروگرام بخیر وخوبی سرانجام پائے۔

☆۔زونل اجتماع شمالی کرناٹک خدام الاحمدیہ مورخہ 4,5 جولائی بمقام یادگیر منعقد ہوا۔جس میں 7 مجالس کے 297 خدام واطفال نے شرکت کی۔اس اجتماع میں مکرم رفیق احمد بیگ صاحب مہتمم تعلیم نے بطور مرکزی نمائندہ شرکت کی۔ان کے ساتھ محترم عبدالمؤمن صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ بھارت بھی تھے۔افتتاحی تقریب مکرم محمد شفیع اللہ صاحب صوبائی امیر کی صدارت میں منعقد ہوئی۔مکرم معتمد صاحب نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔مکرم رفیق احمد بیگ اور مکرم عبدالمؤمن صاحب راشد نے علی الترتیب خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں اور تربیت اولاد کے موضوعات پر تقاریر کیں۔اس کے بعد مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔اختتامی تقریب مکرم رفیق احمد بیگ صاحب کی صدارت میں منعقد ہوئی۔اس تقریب میں مکرم امیر صاحب، مکرم فرید احمد صاحب زونل قائد، اور مقامی امیر مکرم عظمت اللہ صاحب غوری کی تقاریر ہوئیں۔اس تقریب میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام واطفال میں انعامات تقسیم ہوئے۔

☆۔زونل اجتماع جنوبی کرناٹک خدام الاحمدیہ مورخہ 1,2 اگست بمقام شموگہ منعقد ہوا۔جس میں اس زون کی سبھی مجالس کے خدام و اطفال کی

نمائندگی رہی۔اس اجتماع کے لئے مکرم مصدق احمد صاحب کو محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے مرکزی نمائندہ مقرر کیا تھا۔

☆۔صوبائی اجتماع ہریانہ مورخہ 5,6 جولائی بمقام کرنال منعقد کیا گیا۔جس میں 130 خدام و اطفال نے شرکت کی۔سید عزیز احمد صاحب مہتمم تحریک جدید اور مکرم سید عبدالہادی کاشف مبلغ سلسلہ نے بطورِ مرکزی نمائندہ شرکت کی۔اختتامی تقریب میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

☆۔زونل اجتماع مدھیہ پردیش مورخہ یکم جولائی 09ء بمقام گوالیئر منعقد ہوا۔جس میں 150 خدام و اطفال نے شرکت کی۔اس اجتماع میں مکرم شعیب احمد صاحب سابق صدر مجلس،محمد نورالدین مہتمم مقامی اور مکرم عطاء اللہ نصرت محاسب مجلس نے شرکت کی۔اجتماع کی اختتامی تقریب میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام واطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

☆۔صوبائی اجتماع بہار مورخہ 28 جون 09ء بمقام برّہ پورا منعقد ہوا۔جس میں 7 مجالس سے 75 خدام نے شرکت کی۔اس اجتماع میں مکرم ایم۔ابوبکر صاحب نائب صدر اور مکرم کے۔طارق احمد مہتمم عمومی نے شرکت کی۔نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام واطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

☆۔صوبائی اجتماع جھارکھنڈ مورخہ 4,5 جولائی 09ء بمقام موسیٰ بنی مائنز منعقد ہوا۔جس میں 6 مجالس سے 60 خدام و اطفال نے شرکت کی۔اس اجتماع میں مکرم ایم۔ابوبکر صاحب نائب صدر اور مکرم کے۔طارق احمد صاحب مہتمم عمومی نے شرکت کی۔نمایاں پوزیشن حاصل کونے والے خدام واطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

☆۔زونل اجتماع راجوری زون (جموں و کشمیر) مورخہ 11,12 جولائی 09ء منعقد ہوا۔جس مین 8 مجالس سے 300 خدام واطفال نے شرکت کی۔اس اجتماع میں مکرم رفیق احمد بیگ صاحب مہتمم تعلیم محمد نورالدین صاحب مہتمم مقامی،حافظ اکبر احمد صاحب ایڈیشنل مہتمم مقامی اور لقمان قادر صاحب معاون صدر نے شرکت کی۔اجتماع کی اختتامی تقریب میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام واطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

☆۔سالانہ صوبائی اجتماع کشمیر مورخہ 8,9 اگست کو منعقد ہوا جس میں 25 مجالس سے 500 خدام و اطفال نے شمولیت کی۔محترم شعیب احمد صاحب سابق صدر مجلس،عطاء الٰہی احسن غوری قائمقام صدر مجلس،اور مکرم محمد نورلدین صاحب نے شرکت کی۔اختتامی تقریب میں نمایاں ہوزیشن حاصل کرنے والے خدام واطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

☆۔ان میں سے بعض اجتماعات کی کوریج میڈیا نے کی اور مختلف اخبارات میں علمی ورزشی مقابلہ جات کی تصاویر شائع ہوئیں۔اسی طرح مبلغین کرام، معلمین کرام،امراء صاحبان،صدورصاحبان نے شرکت کی۔

☆۔اسی طرح صوبائی/زونل اجتماع سے قبل مجالس ہائے خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت میں مقامی اجتماعات بھی منعقد ہوئے۔

تربیتی دورہ جات:

☆۔دوران عرصہ محترم صدر صاحب نے ہریانہ،جموں کشمیر، آندھرا پردیش، کیرلہ، تاملناڈو، پنجاب، بنگال اور اڑیسہ کے تربیتی دورے کئے۔جن میں صوبائی/زونل قائدین اور مجالس صوبائی/زونل نیز قائدین مقامی ومجالس عاملہ/مبلغین و معلمین کے ساتھ خدام و اطفال کی تعلیم وتربیت کے مختلف پروگرام مرتب کرکے ان کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے مختلف منصوبے بنائے گئے۔

محترم صدر صاحب کے علاوہ مکرم ایم ابوبکر صاحب نائب صدر، مکرم رفیق احمد صاحب بیگ مہتمم تعلیم و ایڈیشنل معتمد، مکرم محمد نورالدین صاحب مہتمم مقامی، مکرم مصباح الدین صاحب نیّر مہتمم صحت جسمانی، مکرم کے طارق احمد صاحب مہتمم عمومی نے مختلف مقامات کے تربیتی دورے کئے۔

مہتممین کے علاوہ جامعہ احمدیہ کے سینئر کلاسز کے طلباء مکرم عبد القدوس صاحب، مکرم عبد المتین صاحب، مکرم ثمین احمد صاحب، مکرم حمید اللہ صاحب، مکرم سمیر احمد صاحب، مکرم عطاء الاول صاحب، مکرم غلام رسول صاحب، مکری ایم شہاب الدین صاحب نے مجالس میں بیداری پیدا کرنے کے لئے اور مجلس کے کاموں کا جائزہ لے کر ان میں مزید وسعت پیدا کرنے کے لئے مختلف صوبہ جات کی مجالس کا دورہ کیا۔

تقویٰ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اےؓ فرماتے ہیں:

''نماز۔روزہ۔زکوٰۃ وغیرہ میں عادت اور ریا اور نمائش کا دخل ہوسکتا ہے مگر تقویٰ کی روح جو دل کی گہرائیوں میں جاگزیں ہوتی ہے وہ عادت اور ریا کی آلائش سے لازماً پاک رہتی ہے۔دراصل تقویٰ ایک خالص طاہر اور مطہر جوہر ہے جو دل میں پیدا ہوتا اور پھر سارے اعضاء پر اس طرح چھا جاتا ہے جس طرح کہ ایک وسیع اور گھنا بادل زرخیز زمین پر چھا کر اُسے سیراب کر دیتا ہے۔مگر تقویٰ کے بغیر انسان کے اعمال ریت کے خشک ذروں سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔میں نے بے شمار آدمیوں کو دیکھا ہے جو بظاہر نماز۔روزہ۔زکوٰۃ کے پابند نظر آتے ہیں مگر اُن میں تقویٰ کی روح مفقود ہوتی ہے۔اُن کا جسم بظاہر پاک وصاف دکھائی دیتا ہے مگر اُن کے دل میں جذام کے داغوں نے غلبہ پا کر اس کی اعلیٰ صفات کو خاک میں ملا دیا ہوتا ہے وہ ذرا ذرا سی بات پر ناجائز باتوں کی طرف اس طرح لپکتے ہیں جس طرح ایک بھوکی گدھ کسی مردار کتے کی لاش کی طرف بھاگ کر آتی ہے۔اور حرام مال کھانا اور حرام مال کے ذرائع تلاش کرنا اور حرام باتوں میں مستغرق رہنا گویا اُن کا دن رات کا مشغلہ ہوتا ہے۔پس یہ ایک یقینی بات ہے کہ اصل نیکی نماز روزہ وغیرہ میں نہیں ہے بلکہ اصل نیکی دل کے تقویٰ میں ہے جو بطور جڑ کے ہے۔اور تقویٰ سے مراد وہ نیکی کا مستقل جذبہ ہے جس کے ماتحت ایک انسان اپنے ہر حرکت وسکون اور ہر قول وفعل میں خدا کی طرف دیکھتا ہے اور کوئی قدم اُس کے منشا کے خلاف نہیں اُٹھاتا۔وہ ہر وقت خدا کی رضا کے رستوں کو تلاش کرتا اور اُس کی ناراضگی کے مواقع سے اس طرح بچتا ہے جس طرح ایک ہوش حواس رکھنے والا انسان سانپ یا شیر سے بھاگتا ہے۔''

(روحانیت کے دوزبردست ستون صفحہ ۵،۶)

کوئز کمپٹیشن برائے اطفال

سوالات شمارہ ھذٰ

1) حضرت عبدالمطلب کا حضرت نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کیا رشتہ تھا؟

---

2) آنحضرت ﷺ پر جب پہلی وحی نازل ہوئی تو سب سے پہلے آپ ﷺ کس کے پاس تشریف لے گئے؟

3) انصار اور مہاجرین کن کو کہا جاتا ہے؟

4) ذوالنورین کس کو کہا جاتا ہے اور کیوں؟

5) اس سال جلسہ سالانہ UK کونسی تاریخوں کو منعقد ہوا؟

6) حضرت مسیح موعودؑ نے اپنا دوسرا وطن کس شہر کو قرار دیا ہے؟

7) MTA کس کا مخفف ہے؟

8) امسال T20 عالمی کپ کس ملک نے جیتا؟

9) ہندوستان کے موجودہ وزیرخارجہ کا نام کیا ہے؟

10) WHO کا مطلب کیا ہے؟

نوٹ: جوابات اسی کوپن میں لکھ کر مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ اڈیٹر کے پتہ پر ارسال کریں۔

نام طفل: نام والد:

عمر:

نام مجلس مع مکمل پتہ:

Love for All Hatred For None

H. Nayeema Waseem 09[illegible]16854
040-24440860

Inta
Beauty Collection

Imp, Cosmetics & Immitation
Jewellary Leather & Fancy Bags,
School Bags & Belts, Voilets E.T.C

Waseem Ahmed 09346430904
040-24150854

Inta
Masroor Hosiery Foot Wear

A Diesinger Fancy Footwear for
Ladies & Kids, Exclusive Hosiry.

K.P. Complex Under Ground Floor, Shop No. 1 & 1/A
Beside: Venkatada Theatre Lane.
Dilsukh Nagar, Hydrabad-60
A.P INDIA

Wholesale Dealer for: Melamine, Krockey, Ceramics.

KANNUR CITY CENTRE

Fort Road, Kannur-Kerala, Phone : 0497-2702003, 2712138, 2706563
Fax : 0497-2767498, E-mail : city_centre@sancharnet.net

Mansoor ✆9341965930 | Love for All Hatred For None | Javeed ✆9886145274

CARGO LINKS
J.N. Roadlines

TRANSPORTERS & FLEET OWNERS

Open Truck & L.C.V Available

Daily Service to:
Hyderabad, Nagpur, Jabalpur, Indore, Bhopal
Raipur, Katni

Spl. In: O.D.C Truck Loads Accepted:
Karnataka, Andhra Pradesh, Tamilnadu,
Maharashtra, M.P, U.P

No. 75, Farha Comples, 1st main Road,
Kalashipalyam New Extn., Bangalore-560002
☎: 22238666, 22918730

JMB Rice mill Pvt. Ltd.

At. Tisalpur, P.O. Rahanja, Bhadrak, Pin-756111
Ph. : 06784 - 250853 (O), 250420 (R)

”انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے پس جب وہ محبت تزکیہ نفس سے بہت صاف ہو جاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کر دیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتوہ حاصل کرنے کے لئے ایک مصفا آئینہ کا حکم رکھتی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو جب مصفا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے۔“ (کلام امام الزمان)

NAVNEET JEWELLERS

Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)

CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO

FOR EVERY KIND OF
GOLD & SILVER ORNAMENTS

(All kinds of rings & "Alaisallah" rings also sold here)

Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

M/S. ALLIA EARTH MOVERS

AEM

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300, 200.
Tata Hitachi, Ex-200, Ex-70, JCB, Dozer etc.
On hire basis

KUSAMBI, SUNGRA, SALIPUR, CUTTACK - 754221
Tel. : 0671 - 2112266
Mob. : 9437078266 / 9437032266 / 9438332026 / 9437378063

BRB

OFFSET PRINTERS
AND
PUBLISHERS

BRB CENTRE, THAVAKKARA, KUNNUR - 17
Ph. : 2761010, 2761020

Prop.: Zahoor Ahmad Cell : 94484 22334

HOTEL
HILL VIEW

Hill Road, Madikari - 571201 Ph.: (08272) 223808, 221067
e-mail : hillviewcoorg@yahoo.com

Shop: 0497 2712433 Mob. : 9847146526
: 0497 2711433

SHAIKA LATIF

GIRLS TRAINING
ART CENTRE
Only for Girl & Women

3/51 NARKEL DANGA MAIN ROAD,
KOLKATA - 700 011 (Opp. NASIR BOOK)
Phone : 2352-1771

C. K. Mohammed Sharief
Proprietor

CEEKAYES TIMBERS

VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM
KERALA

☎ : Wandoor (O) 247392, (R) 247192

Shop: 0497 2712433 Mob. : 9847146526
: 0497 2711433

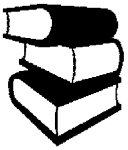

JUMBO
BOOKS

(Agents for Government Publications and Educational Suppliers)

FORT ROAD, KANNUR - 670 001, KERALA, INDIA

ملکی رپورٹیں

آندھرا پردیش (از تنویر احمد صوبائی قائد) ماہ فروری میں صوبہ کی مجالس میں ''جلسہ مصلح موعود'' مقررہ تاریخ کو منعقد کیا گیا جبکہ بعض مجالس میں مقررہ تاریخ کے بعد تعطیل کے دن یہ جلسہ منعقد کیا گیا۔ ماہ مارچ میں ''یومِ مسیح موعود'' 23 مارچ کو منایا گیا جبکہ بعض مجالس میں اس کے بعد تعطیل کے روز منایا گیا۔ اسی طرح ماہ اپریل میں ''جلسہ سیرۃ النبی'' صوبہ کی مختلف مجالس میں منعقد کیا گیا۔ اس کے علاوہ قائدین سے موصولہ رپورٹوں کے مطابق باقی تمام امور بھی تمام مجالس میں باحسن خوبی سرانجام پارہے ہیں۔

ماہِ مئی میں زونل قائدین نے اپنے اپنے سرکلوں میں تربیتی دورے کئے اور خدام اور اطفال کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کی آمد پر 6 روزہ ہنگامی دورہ کیا گیا جس میں مورخہ 5 مئی کو گوداوری میں زونل اجتماع منعقد ہوا جس میں ورزشی و علمی مقابلاجات کروائے گئے۔ یہ اجتماع ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ دیگر پروگراموں کے ساتھ ایک پریس کانفرنس بھی منعقد کی گئی۔ مورخہ 6 مئی کو اس سرکل کی مجلس ایڈ روڈ میں محترم صدر صاحب کی نگرانی میں ایک تربیتی میٹنگ منعقد کی گئی جس میں اس سرکل کے تمام معلمین و مبلغین نے شرکت کی۔ اسی روز سرکل نلگنڈہ کی ایک مجلس کپلہ بندیم میں صدر صاحب کے ساتھ ایک تربیتی میٹنگ منعقد ہوئی۔ ۴۰ افراد نے اس میں شرکت کی۔ مورخہ 7 مئی کو ورنگل کی ایک مجلس وینکٹا پور میں تربیتی میٹنگ منعقد ہوئی۔ اسی روز الہٰ دین بلڈنگ سکندر آباد میں ایک تربیتی میٹنگ منعقد ہوئی۔ مورخہ 8 مئی کو مسجد الحمد سعید آباد حیدر آباد میں ایک انتظامی میٹنگ منعقد ہوئی۔ مورخہ 9 مئی کو مجلس چڑ چرلہ میں صدر صاحب کی نگرانی میں تر ایک میٹنگ منعقد کی گئی۔

کشمیر زون نمبر 1 (از سید عبدالشکور زونل قائد) اس زون کے زیرِ اہتمام مورخہ 12 اپریل کو خلافت جوبلی کے پروگراموں کے سلسلہ میں ایک کوئز مقابلہ مسجد احمدیہ آسنور میں منعقد کیا گیا۔ اس مقابلہ میں اس زون سے تعلق رکھنے والی چار مجالس، آسنور، ریشی نگر، کوریل اور محمود آباد کی چھ ٹیموں نے شرکت کی۔

مورخہ 9 مئی 2009ء کو اس زون نے بلڈ بنک S.M.H.S اسپتال سرینگر کے اشتراک سے ایک بلڈ ڈونیشن بنک کا انعقاد جماعت احمدیہ کوریل میں کیا۔ افتتاحی تقریب محترم الحاج عبدالرحمان ایتو زونل امیر زون پلوامہ کی زیرِ صدارت منعقد ہوئی۔ بارہ افراد پر مشتمل S.M.H.S اسپتال سرینگر کا عملہ پہلے ہی پہنچ چکا تھا۔ افتتاحی تقریب کے بعد ''خون دان'' کا سلسلہ شروع ہوا۔ زون سے تعلق رکھنے والی چار مجالس، کوریل، آسنور، ریشی نگر اور محمود آباد کے پچاس خدام نے خون کا عطیہ دیا۔ زون نمبر دو سے تعلق رکھنے والی تین مجالس سے بھی تین خدام نے عطیہ خون دیا۔ تمام خدام اور عملے کے لئے چائے، ریفریشمنٹ اور دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا۔ اللہ خون دان کرنے والے تمام خدام اور عملے کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

یادگیر (از مصور احمد قائد مجلس) مجلس خدام الاحمدیہ کے زیرِ اہتمام ماہ مئی میں ہفتہ تربیت منعقد کیا گیا۔ مورخہ ۲ مئی کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ یادگیر میں پہلا اجلاس زیرِ صدارت مکرم محمود احمد گلبرگی صاحب منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں محترم فضلِ باری صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔ دوسرا اجلاس اسی مسجد میں مورخہ ۳ مئی کو زیرِ صدارت محترم ابراہیم صاحب منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں محترم عرفان احمد گلبرگی صاحب نے تقریر کی۔ تیسرا اجلاس مورخہ ۴ مئی کو حلقہ سلم پور میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت محترم مولوی فضلِ باری صاحب نے کی اور تقریر مکرم محمود احمد جنگڑی نے کی۔ چوتھا اجلاس مورخہ ۵ مئی کو حلقہ کچی باؤلی میں منعقد ہوا۔ صدارت محترم رفیق اللہ خان نے کی اور تقاریر مکرم عرفان احمد گلبرگی اور مکرم مولوی فضلِ باری صاحب نے کیں۔ پانچواں اجلاس مورخہ ۶ مئی کو محلّہ کالا چبوترہ میں منعقد کیا گیا جو کہ محترم سیٹھ رفعت اللہ غوری کی صدارت میں منعقد ہوا۔ محترم مولوی فضلِ باری مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔ چھٹا اجلاس مورخہ ۷ مئی کو محلّہ کھاری باؤلی میں زیرِ صدارت محترم محمد اسد اللہ غوری امیر جماعت یادگیر منعقد ہوا۔ مکرم محمد ابراہیم صاحب اور مکرم مولوی فضلِ باری مبلغ سلسلہ نے علی الترتیب تقاریر کیں۔ ساتواں اور آخری اجلاس مورخہ ۹ مئی کو مسجد احمدیہ یادگیر میں زیرِ

صدارت محترم امیر صاحب یادگیر منعقد ہوا۔اس اجلاس میں خاکسار،مکرم سید عبدالمنان سالک اور مکرم سید فضلِ باری صاحب نے مختلف موضوعات پر علی الترتیب تقاریر کیں۔

مورخہ 31 مئی کو محلّہ مسلم پورہ میں ایک مثالی وقارِعمل منعقد ہوا جس میں گراونڈ کی صفائی کی گئی اور اس کو Level کیا گیا اور لجنہ اماء اللہ کے بینرز لگائے گئے۔یہ وقارِعمل بعد نماز فجر تا دو بجے تک منعقد ہوا اور 50 سے زائد خدام نے اس میں حصّہ لیا۔

مورخہ 2 جون کو ایک تربیتی اجلاس زیر صدارت مکرم اسد اللہ صاحب امیر جماعت منعقد ہوا مکرم طارق احمد صاحب اور محترم صدر صاحب نے سامعین کو مختلف تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔

مورخہ 7 جون کو خدمت خلق کے پروگرام کے تحت ہسپتالوں میں پھل اور دودھ تقسیم کیا گیا۔یہ پروگرام نہایت کامیاب رہا۔

مورخہ 8 جون کو یومِ خلافت منایا گیا۔اس جلسہ کی صدارت محترم سیٹھ اسد اللہ صاحب امیر جماعت نے کی مکرم سید عبدالمنان صاحب سالک،مکرم مبارک احمد صاحب فضیل،مکرم رحمت اللہ صاحب غوری،مکرم سید فضل باری مبلغ سلسلہ نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔

صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پزیر ہوا۔احباب و مستورات کی تواضع کا بھی انتظام کیا گیا۔

مورخہ 13 جون کو 15 خدام پر مشتمل وفد دعا کے بعد تبلیغی پروگرام کے لئے روانہ ہوا۔چنانچہ اس پروگرام کے تحت 5 ٹرینوں،بس سٹینڈوں اور ریلوے اسٹیشن کے ویٹنگ حال و پلیٹ فارم پر 450 کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

مورخہ 15 جون کو 14 خدام پر مشتمل وفد نے حلقہ اسٹیشن اور اس کے آس پاس کے علاقہ میں 250 کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا۔اسی طرح 19 جون کو انفرادی طور پر 150 کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔مورخہ 20 جون کو 15 خدام پر مشتمل وفد نے 400 کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا۔مورخہ 21 جون کو ایک بک سٹال لگایا گیا۔اس میں کل ملا کر 2400 لٹریچر اور 50 کتب تقسیم ہوئیں۔

ہاری پاری گام (از محمد امین اظہار صدر جماعت) مورخہ ۷ مئی کو خاکسار کی نگرانی میں مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس اطفال احمدیہ ہاری پاری گام کے اراکین نے جماعتی اسکول کے گراونڈ میں وقارِعمل کے ذریعہ ایک کنکریٹ راستہ بنایا۔اس وقارِعمل میں انصار دوستوں نے بھی حصّہ لیا۔اللہ سب کو اجرِ عظیم سے نوازے۔

ترال (از صدر جماعت ترال) مورخہ ۲۳ مارچ کو مکرم محمد امین اظہار صدر جماعت ہاری پاری گام کی صدارت میں ''جلسہ یومِ مسیح موعود'' کا انعقاد عمل میں آیا۔مقررین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت سے متعلق مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔

آسنور :(از غلام علی نائک قائد مجلس) یکم جولائی تا سات جولائی ہفتہ قرآن کریم منعقد کیا گیا جس میں ہر روز علی الترتیب مولوی طاہر احمد بیگ،مرید احمد ڈار،نیاز احمد نائک،محمد عمران نائک،مولوی مظفر احمد نائک،مولوی طاہر احمد نائک اور مولوی عطاء المجیب لون نے قرآن کریم کے متعلق مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ان روحانی نشستوں میں احباب جماعت بکثریت شامل ہوتے رہے۔

مورخہ 18 جولائی کو خدام و اطفال کا ایک مشترکہ وقارِعمل منعقد ہوا جس کے ذریعہ مسجد کے صحن اور اندرونی احاطہ کی صفائی کی گئی۔

کوتھ پلی: (از محمد جاوید احمد معلم سلسلہ) مورخہ 24 جون کو ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔جس میں خدام الاحمدیہ بھارت کے نمائندہ مکرم حمید اللہ صاحب مبلغ سلسلہ نے خدام کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی۔

دیودرگ: (از فضل خان صاحب مبلغ سلسلہ) اس سرکل کی درج ذیل جماعتوں میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا:

دیودرگ،ماچنور،کیڑدور،جیکیا گری،ریونکی،بہور،بنی مٹی،بلوٹگی،گوڈی ہال،بنی گوڈ،کاکول دوڈی،

مورخہ 24 جون کو ریونکی میں ایک تربیتی جلسہ زیر صدارت محترم انور احمد

صاحب قائمقام صدر جماعت منعقد ہوا جس میں فیض الدین صاحب، شیخ سعد علی صاحب، خاکسار اور اقبال احمد صاحب نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔

مورخہ 22 جون کو جماعت بنی مٹی میں ایک بڑا جلسہ رکھا گیا۔ جو کہ زیر صدارت محترم مولی صاحب زعیم انصاراللہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں مکرم کے بشیر احمد صاحب، مقبول احمد صاحب، اور خاکسار نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔

گولگرہ: (از سلمان خان سرکل انچارج) اس مرتبہ جس تربیتی کلاسز کا انعقاد عمل میں آیا جس میں کرناٹک کے چاروں سرکلوں کی 23 جماعتوں سے 13 خدام اور 67 اطفال شریک ہوئے۔ یہ تربیتی کلاسز ماہ اپریل میں منعقد ہوئیں۔

ممبئی: (از عبدالسلام قائد مجلس) مورخہ 31 مئی کو یوم خلافت زیر صدارت مکرم سید شکیل احمد زعیم انصاراللہ منعقد ہوا مکرم محمد بشیر صاحب، مکرم زاہد الرحمان صاحب، مکرم انور خان صاحب، مکرم پرویز احمد صاحب، مکرم مسّرت احمد صاحب، مکرم محمود احمد صاحب صدر جماعت اور مکرم شیخ اسحاق صاحب مبلغ سلسلہ نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ حاضرین جلسہ کی تواضع بھی کی گئی۔ اور ایک مجلس سوال و جواب بھی منعقد ہوئی۔

بھدرواہ: (از مکرم ظہور احمد خان مبلغ سلسلہ) مورخہ ۷ مئی کو خاکسار کی صدارت میں مجلس اطفال الاحمدیہ اور مجلس ناصرات الاحمدیہ کی طرف سے ''جلسہ یومِ خلافت'' منعقد ہوا۔ تلاوت، نظم اور تقاریری پروگرام کے بعد ایک کوئز پروگرام بھی منعقد ہوا اور انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔

مورخہ 21 جون کو بعد نماز عصر خاکسار کی صدارت میں اطفالاحمدیہ و ناصراتالاحمدیہ کے زیر اہتمام جلسہ سیرت حضرت مسیح موعودؑ منعقد ہوا جس میں عزیز ذیشان احمد، عزیز سمیر اقمر، عزیز مونس احمد، عزیز امان خان نے تقاریر کیں۔ آخر پر کوئز پروگرام بھی رکھا گیا اور انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔

بنگلور: (از محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ) مورخہ 21 جون کو بعد نماز عصر جلسہ یوم خلافت زیر صدارت محترم امیر صاحب منعقد ہوا۔ مکرم عبداللہ صاحب، مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب، مولوی طارق احمد صاحب، عزیز عدیل ااحمد ارسلان اور خاکسار نے خلافت کے متعلق نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ صدر اجلاس نے موقع کی مناسبت سے خطاب فرمایا۔ حاضرین جلسہ کی تواضع بھی کی گئی۔

نظام آباد: (از محمد اقبال سرکل انچارج) مورخہ 27 مئی کو جماعت چنداپور میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں 55 مرد و زن نے شرکت کی۔ خاکسار، مکرم افسر احمد اور مکرم منیر احمد نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ جلسہ کی صدارت مکرم غلام محمد صاحب صدر جماعت نے کی۔ حاضرین جلسہ کی تواضع بھی کی گئی۔

لدھیانہ: (از وسیم احمد شیخ) ماہ مئی میں سرکل کی درج ذیل جماعتوں میں تربیتی اجلاسات منعقد ہوئے۔ جن میں خاکسار اور مولوی آزاد حسین نے تقاریر کیں:

سیدھیانہ۔ بوج گلیل۔ سرسی والا۔ حمر۔ کھارا۔ برنالہ۔ کلان۔ کلانگلے۔ مانسہ

جڑ چلہ: (از عبدالمناف بنگالی۔ معلم سلسلہ) مورخہ 27 مئی کو جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ صدارت محمد ذاکر صاحب قائد مقامی نے کی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح افروز خطاب تمام حاضرین نے سنا جو MTA سے نشر ہوا۔ بعد جلسہ تمام حاضرین کی تواضع کی گئی۔

نو نہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے
پر ہے یہ شرط کہ ضائع مرا پیغام نہ ہو
چاہتا ہوں کہ کروں چند نصائح تجھ کو
تاکہ پھر بعد میں مجھ پر کوئی الزام نہ ہو

وصایا: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ھذٰ کو مطلع کریں۔ (سیکریٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر: 17292 میں سید ارشد حسین ولد سید عمر صاحب مرحوم قوم احمدی مسلم پیشہ تجارت عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن گاچی گوڑہ ڈاکخانہ گاچی گوڑہ ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی وہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 07-02-27 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔۱) اراضی ۲ ایکڑ مع فیکٹری جڑ چرلہ میں 2/13 حصّہ ترکہ والدہ صاحبہ قیمت اندازاً 1200000 روپے ۲) اراضی 1000 گز نمبر پیٹ میں 2/13 ترکہ والد صاحب مرحوم 538462 روپے ۳) پلاٹ آٹھ مرلہ عقب بجلی گھر میں 1/2 حصہ قیمت اندازاً 150000 روپے۔ میرا گذارہ آمد از تجارت -/5000 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید افتخار حسین　　العبد: سید ارشد حسین　　گواہ: سید سرفراز حسین

وصیت نمبر: 17293 میں پروین اختر زوجہ مقبول حسین قوم احمدی مسلم پیشہ امور خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن بھنی بھانگر ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی وہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 07-09-25 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ میرے پاس اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔حق مہر 10000 روپے میں سے پانچ ہزار وصول ہو چکا ہے۔ میرا گذارہ آمد جیب خرچ -/300 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: صغیر احمد طاہر　　العبد: پروین اختر　　گواہ: مقبول حسین

وصیت نمبر: 17294 میں صفیہ بیگم زوجہ محمد منور گجراتی قوم احمدی مسلم پیشہ امور خانہ داری عمر 44 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی وہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 07-09-21 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے منقولہ جائیداد اس طرح ہے:۱) ایک عدد نکلس سیٹ طلائی ۴ تولہ وزن قیمت 40246 روپے۔۲) ایک عدد لاکٹ طلائی وزن ۲ تولہ قیمت 19601 روپے۔۳) چار عدد چوڑیاں طلائی وزن ۳ تولہ قیمت 33756 روپے۔۴) بالیاں ایک جوڑی طلائی وزن آدھا تولہ قیمت 4220 روپے۔۵) انگوٹھیاں تین عدد طلائی وزن ایک تولہ پانچ رتی قیمت 10875 روپے۔۶) منگل سوتر ایک عدد طلائی قیمت 8700 روپے۔کل قیمت 117398 روپے۔۷) اس کے علاوہ میرا حق مہر مبلغ 8000 روپے ادا شدہ ہے۔ (نوٹ: طلائی زیور تمام 22 کیرٹ ہے)۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ -/300 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد منور گجراتی　　العبد: صفیہ بیگم　گواہ: بشارت احمد حیدر

وصیت نمبر: 17295 میں صالحہ وحید زوجہ شیخ ناصر وحید قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی وہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 07-09-23 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔حق مہر 50000 روپے بذمہ خاوند۔ زیور طلائی: سیٹ دو عدد وزن 72.650 گرام 22 کیریٹ۔طلائی انگوٹھی پانچ عدد وزن 19.000 گرام 22 کیریٹ۔کڑے دو عدد وزن 23.430 گرام 22 کیریٹ۔بالیاں ایک جوڑی وزن 5.930 گرام 22 کیریٹ۔کل وزن 121.010 گرام۔ قیمت اندازاً 110800 روپے۔زیور نقرئی: سیٹ ایک عدد وزن 59 گرام۔پازیب ایک عدد وزن 157 گرام۔کل وزن 216 گرام قیمت اندازاً 3800 روپے۔ایک عدد انگوٹھی ڈائمنڈ قیمت 6000 روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ -/300 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو

اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ ناصر وحید العبد: صالحہ وحید گواہ: شیخ عبدالقدیر

وصیت نمبر: 18446 میں شمیرہ یوسف زوجہ کے۔اے۔یوسف قوم احمدی مسلم پیشہ ملازم عمر 28 سال تاریخ بیعت 1996ء ساکن آئر اپورم ڈاکخانہ ولین چرنگرا ضلع ارناکلم صوبہ کیرلہ بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 08-02-19 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔حق مہر 80 گرام گولڈ۔ہار دو عدد 48 گرام۔کنگن 1 عدد 16 گرام۔۔کان کی بالی 4 گرام۔پاؤں کا 18 گرام کل وزن 166 گرام جس کی موجودہ قیمت مبلغ -/1,80,110 روپے ہے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت -/ 2500 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کے۔اے۔یوسف العبد: شمیرہ یوسف گواہ: کے۔ایم۔ابراہیم

وصیت نمبر: 18447 میں مرزا اعظم بیگ ولد مرزا اکرم بیگ قوم احمدی مسلم پیشہ ملازم عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن باراں ڈاکخانہ باراں ضلع باراں صوبہ راجستھان بقائمی و ہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 08-02-27 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔اس وقت خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت -/3300 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: خواجہ عطاء الغفار العبد: مرزا اعظم بیگ گواہ: سی۔وی۔عطاء الرب

وصیت نمبر: 18448 میں ربیع الاسلام ولد ھدایت السلام قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن بوت پور ڈاکخانہ بوت پور ضلع مرشدآباد صوبہ بنگال بقائمی و ہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 08-02-27 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔اس وقت خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت -/3400 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: خواجہ عطاء الغفار العبد: ربیع السلام گواہ: سی۔وی۔عطاء الرب

وصیت نمبر: 18449 میں شفیع الاسلام ولد ستار منڈل قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 22 سال تاریخ بیعت فروری 2000ء ساکن کرتنیا پاڑا ڈاکخانہ صاحب رام پور ضلع مرشدآباد صوبہ بنگال بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 08-02-27 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔اس وقت خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت -/3300 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: خواجہ عطاء الغفار العبد: شفیع الاسلام گواہ: سی۔وی۔عطاء الرب

وصیت نمبر: 18450 میں شیبا سلیمہ بنت محمد شوکت اللہ احمدی قوم احمدی مسلم طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن بنگلور ڈاکخانہ Richmond Town H no. 26/4 ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 08-02-01 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے والدین حیات ہیں کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمد از جیب خرچ -/ 300 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب

قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی۔اوراگرکوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد شوکت اللہ احمدی العبد: شیبا سلیمہ گواہ: محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر: 18451 میں سیدہ شاہدہ خاتون زوجہ محمد شوکت اللہ احمدی قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن بنگلور ڈاکخانہ Richmond Town H no. 26/4 ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی و ہواش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 08-02-01 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔حق مہر 11000 روپے۔ہار سونے کا 40 گرام اندازاً۔لچھا سونے کا 40 گرام اندازاً۔چوڑی سونے کی دو عدد 80 گرام اندازاً۔جھمکے تین سیٹ سونے کے 22 گرام اندازاً۔انگوٹھی تین عدد سونے کی 9 گرام اندازاً۔کل وزن 191 گرام (22 کیریٹ)۔پازیب نقرئی 600 روپے کی اندازاً۔میرا گذارہ آمداز جیب خرچ -/1000 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی۔اوراگرکوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد شوکت اللہ احمدی العبد: سیدہ شاہدہ خاتون گواہ: محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر: 18452 میں قانتہ نصرت زوجہ محمد نصرت اللہ احمدی قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن بنگلور ڈاکخانہ Richmond Town H no. 26/5 ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی و ہواش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-02-01 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔حق مہر 30000 روپے۔ہار سونے کا بالیوں کے ساتھ 12 گرام اندازاً۔ہار چھوٹا سونے کا بالیوں کے ساتھ 10 گرام اندازاً۔انگوٹھیاں تین عدد 6 گرام اندازاً۔لچھا سونے کا 15 گرام اندازاً۔چوڑیاں ایک جوڑا سونے کی 15 گرام اندازاً۔چوڑیاں (کڑا) 28 گرام اندازاً۔چوڑیاں ایک جوڑا 15 گرام اندازاً۔گلے کی چین سونے کی 8 گرام اندازاً۔دو عدد جھمکے سونے کے 13 گرام اندازاً۔انگوٹھیاں تین عدد 3 گرام۔پازیب نقرئی 15 گرام اندازاً۔میرا گذارہ آمداز جیب خرچ -/500 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی۔اوراگرکوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد عرفان اللہ احمدی العبد: قانتہ نصرت گواہ: محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر: 18453 میں سید بشیر الدین کلیم ولد قریشی عبد الحکیم قوم احمدی مسلم پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن بنگلور ڈاکخانہ D/No 4/1 cross IMRD Banglore ضلع بنگلور صوبہ بنگال بقائمی و ہواش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-02-01 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔اس وقت خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمداز جیب خرچ -/100 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا۔اوراگرکوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: قریشی عبد الحکیم العبد: سید بشیر الدین کلیم گواہ: محمد کلیم خان صاحب

وصیت نمبر: 18454 میں سید شارق مجید ولد سید مجید عالم قوم احمدی مسلم پیشہ ملازم عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن بنگلور ڈاکخانہ C/o Mohammad Irfanullah ضلع بنگلور صوبہ بنگال بقائمی و ہواش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-02-01 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔چار مرلہ زمین ننگل قادیان موجودہ قیمت 22000 روپے فی مرلہ۔میرا گذارہ آمداز ملازمت -/5000 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا۔اوراگرکوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد عرفان اللہ احمدی العبد: سید محمد شارق مجید گواہ: محمد کلیم خان صاحب

وصیت نمبر: 18455 میں ضمیر احمد پندرک ولد محمود احمد پندرک قوم احمدی مسلم پیشہ تجارت عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ کیشوگیری ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 08-02-17 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از تجارت -/5000 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: قدیر احمد غوری العبد: ضمیر احمد پندرک گواہ: احمد عبدالحکیم

وصیت نمبر: 18456 میں زبیدہ بیگم زوجہ مرحوم حبیب احمد کمال قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری عمر 55 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ سعید آباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 08-02-18 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ بوجہ وفاتِ شوہر مہر کی رقم وصول نہیں ہوئی۔ زیورات طلائی جملہ وزن 30 گرام 22 کیریٹ اندازاً قیمت 30000 روپے۔ شوہر کے ترکہ میں سے ابھی کوئی جائیداد نہیں ملی ملنے پر اس کا 1/10 ادا کر دیا جائے گا۔ اسی طرح والدین کی طرف سے بھی جب بھی ترکہ ملے گا اسکا بھی 1/10 ادا کر دیا جائے گا۔ ان شاء اللہ۔ میرا گذارہ آمد از خورد ونوش -/500 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: لقمان احمد العبد: زبیدہ بیگم گواہ: احمد عبدالحکیم

وصیت نمبر: 18457 میں امۃ النصیر زوجہ غلام عارف الدین قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ چندرئن گٹہ ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 08-03-01 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات: ۱) نکلس ایک عدد دو تولے ۲) کانٹے کان کے دو عدد ایک تولہ ۳) کڑے دو عدد سوا دو تولے ۴) چین ایک عدد پانچ گرام ۵) بالیاں دو عدد تین گرام ۶) انگوٹھیاں تین عدد تین گرام (۲۲ کیرٹ) کل وزن 6 تولے 3 گرام اندازاً قیمت 65000 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند 60000 روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ -/1000 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مقصود احمد بھٹی العبد: امۃ النصیر گواہ: غلام عارف الدین

وصیت نمبر: 18458 میں غلام عارف الدین ولد غلام حمید الدین قوم احمدی مسلم پیشہ تجارت عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ چندرین گٹہ ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 08-03-01 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از تجارت -/15000 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مقصود احمد بھٹی العبد: غلام عارف الدین گواہ: احمد عبدالحکیم

وصیت نمبر: 18459 میں رشیدہ صادق زوجہ ۔۔۔۔۔ قوم احمدی مسلم پیشہ ۔۔۔۔۔ عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن ۔۔۔۔۔ ڈاکخانہ کنور ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 08-01-04 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ہار 98 گرام قیمت 85750 روپے۔ چوڑی 178 گرام قیمت 166625 روپے۔ انگوٹھی 16 گرام قیمت 1500 روپے۔ بالی 8 گرام قیمت 7500 روپے۔ کل قیمت 274875 روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ -/500 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور

اگرکوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:صادق احمد العبد:رشیدہ صادق گواہ:انوراحمد

وصیت نمبر: 18460 میں بی فاطمہ زوجہ بی ایم کویا صاحب مرحوم قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری عمر61 سال پیدائشی احمدی ساکن کنور ٹاؤن ڈاکخانہ کنور ٹاؤن ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی وہواش وہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-01-27 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ا)32 سینٹ زمین رہائشی مکان و پرنٹنگ پریس اندازاً قیمت 5000000 روپے۔۲)10 سینٹ زمین اندازاً قیمت 20000 روپے۔(نوٹ:ان ہر دو جائیدادوں کے 1/8 کی میں حقدار ہوں جس کے 1/10 کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ہوگی)۔۳) پچاس پون طلائی زیورات اندازاً قیمت 400000 روپے۔۴) حق مہر 500 روپے۔کل قیمت 5420500 روپے۔میرا گذارہ آمد از تجارت-/60000 روپے سالانہ ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:محمد اسماعیل العبد:بی فاطمہ گواہ:جسیم محمد

لطیفہ

گاما پہلوان کو ۲۰ سال کی عمر میں ''رستمِ ہند'' اور اس کے بعد رستم زماں کا خطاب ملا تھا۔ایک بار جلسہ ہو رہا تھا ڈاکٹر محمد اقبال صدر تھے۔گاما بھی جلسہ میں موجود تھے۔لوگ بول چکے تو آخر میں ڈاکٹر اقبال نے اعلان کر دیا کہ گاما اپنے خیالات کا اظہار کریں۔گاما پہلوان کھڑے ہوئے۔کچھ دیر انہوں نے جسم کو حرکت دی، ہاتھ ادھر اُدھر ہلایا اور کہا:

''بھائیو! ورزش کیا کرو''

جب وہ اپنی یہ مختصر تقریر ختم کر کے بیٹھے تو دیکھنے والوں نے یہ دیکھا کہ گاما پہلوان کی نہ صرف پیشانی پر قطرات نمایاں تھے بلکہ کرتا بھی بھیگ چکا تھا۔

جان و دلم فدائے جمالِ محمد است
خاکم نثارِ کوچۂ آلِ محمد است

Noor-ul-Mubeen Cell:9886294946
: 9902095153
Prop.
SARA FOOT WEAR
WHOLESAE & RETAIL
A complete family Showroom
Station Road, Yadgir, Dist. Gulbarga

Samad Mob:9845828696
PORT
GENUINE BRAND
EXPORT SURPLUS
Silver Plaza Complex, Opp. Vijayabank, MEDIKERI

Ph.: 2769809
MBC Mustafa BOOK COMPANY
(Agents of Govt. Publications & Educational Suppliers)
Fort Road, Kannur - 1

Copernical model.

Mo'ayyeduddin Urdi (d. 1266) was the first of the Maragheh astronomers to develop a non-Ptolemaic model, and he proposed a new theorem, the "Urdi lemma".[98] Nasir al-Din al-Tusi (1201-1274) resolved significant problems in the Ptolemaic system by developing the Tusi-couple as an alternative to the physically problematic equant introduced by Ptolemy, and conceived a plausible model for elliptical orbits. Tusi's student Qutb al-Din al-Shirazi (1236-1311), in his The Limit of Accomplishment concerning Knowledge of the Heavens, discussed the possibility of heliocentrism. 'Umar al-Katibi al-Qazwini (d. 1277), who also worked at the Maragheh observatory, in his Hikmat al-'Ain, wrote an argument for a heliocentric model, though he later abandoned the idea.

Medieval manuscript by Qutb al-Din al-Shirazi depicting an epicyclic planetary model.Ibn al-Shatir (1304–1375) of Damascus, in A Final Inquiry Concerning the Rectification of Planetary Theory, incorporated the Urdi lemma, and eliminated the need for an equant by introducing an extra epicycle (the Tusi-couple), departing from the Ptolemaic system in a way that was mathematically identical to what Nicolaus Copernicus did in the 16th century. Unlike previous astronomers before him, Ibn al-Shatir was not concerned with adhering to the theoretical principles of natural philosophy or Aristotelian cosmology, but rather to produce a model that was more consistent with empirical observations. For example, it was Ibn al-Shatir's concern for observational accuracy which led him to eliminate the epicycle in the Ptolemaic solar model and all the eccentrics, epicycles and equant in the Ptolemaic lunar model. His model was thus in better agreement with empirical observations than any previous model,and was also the first that permitted empirical testing. His work thus marked a turning point in astronomy, which may be considered a "Scientific Revolution before the Renaissance". His rectified model was later adapted into a heliocentric model by Copernicus, which was mathematically achieved by reversing the direction of the last vector connecting the Earth to the Sun. In the published version of his masterwork, De revolutionibus orbium coelestium, Copernicus also cites the theories of al-Battani, Arzachel and Averroes as influences, while the works of Ibn al-Haytham and al-Biruni were also known in Europe at the time.

An area of active discussion in the Maragheh school, and later the Samarkand and Istanbul observatories, was the possibility of the Earth's rotation. Supporters of this theory included Nasir al-Din al-Tusi, Nizam al-Din al-Nisaburi (c. 1311), al-Sayyid al-Sharif al-Jurjani (1339-1413), Ali al-Qushji (d. 1474), and Abd al-Ali al-Birjandi (d. 1525). Al-Tusi was the first to present empirical observational evidence of the Earth's rotation, using the location of comets relevant to the Earth as evidence, which al-Qushji elaborated on with further empirical observations while rejecting Aristotelian natural philosophy altogether. Both of their arguments were similar to the arguments later used by Nicolaus Copernicus in 1543 to explain the Earth's rotation.

Islamic astronomy in China

See also: Chinese astronomy

Muslim astronomers were brought to China work on calendar making and astronomy during the Yuan Dynasty. Kublai Khan brought Iranians to Beijing to construct an observatory and an institution for astronomical studies. Jamal ad-Din, a Persian astronomer, presented Kublai Khan with seven Persian astronomical instruments, including a Persian globe and an armillary sphere, in 1267.Several Chinese astronomers also worked at the Maragheh observatory in Persia.

(To be continued.....)

refraction in the Earth's atmosphere. Later in the 12th century, his successors Ibn Tufail and Nur Ed-Din Al Betrugi (Alpetragius) were the first to propose planetary models without any equant, epicycles or eccentrics. Al-Betrugi was also the first to discover that the planets are self-luminous.Their configurations, however, were not accepted due to the numerical predictions of the planetary positions in their models being less accurate than that of the Ptolemaic model, mainly because they followed Aristotle's notion of perfect circular

Maragha Revolution

Main article: Maragheh observatory

The "Maragha Revolution" refers to the Maragheh school's revolution against Ptolemaic astronomy. The "Maragha school" was an astronomical tradition beginning in the Maragheh observatory and continuing with astronomers from Damascus and Samarkand. Like their Andalusian predecessors, the Maragha astronomers attempted to solve the equant problem and produce alternative configurations to the Ptolemaic model. They were more successful than their Andalusian predecessors in producing non-Ptolemaic configurations which eliminated the equant and eccentrics, were more accurate than the Ptolemaic model in numerically predicting planetary positions, and were in better agreement with empirical observations. The most important of the Maragha astronomers included Mo'ayyeduddin Urdi (d. 1266), Nasir al-Din al-Tusi (1201-1274), 'Umar al-Katibi al-Qazwini (d. 1277), Qutb al-Din al-Shirazi (1236-1311), Sadr al-Sharia al-Bukhari (c. 1347), Ibn al-Shatir (1304-1375), Ali al-Qushji (c. 1474), al-Birjandi (d. 1525) and Shams al-Din al-Khafri (d.1550)

Nasir al-Din al-Tusi resolved significant problems in the Ptolemaic system with the Tusi-couple, which later played an important role in the Copernican model.Some have described their achievements in the 13th and 14th centuries as a "Maragha Revolution", "Maragha School Revolution", or "Scientific Revolution before the Renaissance". An important aspect of this revolution included the realization that astronomy should aim to describe the behavior of physical bodies in mathematical language, and should not remain a mathematical hypothesis, which would only save the phenomena. The Maragha astronomers also realized that the Aristotelian view of motion in the universe being only circular or linear was not true, as the Tusi-couple showed that linear motion could also be produced by applying circular motions only.

Unlike the ancient Greek and Hellenistic astronomers who were not concerned with the coherence between the mathematical and physical principles of a planetary theory, Islamic astronomers insisted on the need to match the mathematics with the real world surrounding them, which gradually evolved from a reality based on Aristotelian physics to one based on an empirical and mathematical physics after the work of Ibn al-Shatir. The Maragha Revolution was thus characterized by a shift away from the philosophical foundations of Aristotelian cosmology and Ptolemaic astronomy and towards a greater emphasis on the empirical observation and mathematization of astronomy and of nature in general, as exemplified in the works of Ibn al-Shatir, al-Qushji, al-Birjandi and al-Khafri.

Ibn al-Shatir's model for the appearances of Mercury, showing the multiplication of epicycles using the Tusi-couple, thus eliminating the Ptolemaic eccentrics and equant.Other achievements of the Maragha school include the first empirical observational evidence for the Earth's rotation on its axis by al-Tusi and al-Qushji, the separation of natural philosophy from astronomy by Ibn al-Shatir and al-Qushji, the rejection of the Ptolemaic model on empirical rather than philosophical grounds by Ibn al-Shatir, and the development of a non-Ptolemaic model by Ibn al-Shatir that was mathematically identical to the heliocentric

and moves around the Sun, it would remain consistent with his astronomical parameters:

"Rotation of the earth would in no way invalidate astronomical calculations, for all the astronomical data are as explicable in terms of the one theory as of the other. The problem is thus difficult of solution."

In 1031, al-Biruni completed his extensive astronomical encyclopaedia Kitab al-Qanun al-Mas'udi (Latinized as Canon Mas'udicus),in which he recorded his astronomical findings and formulated astronomical tables. In it he presented a geocentric model, tabulating the distance of all the celestial spheres from the central Earth, computed according to the principles of Ptolemy's Almagest. The book introduces the mathematical technique of analysing the acceleration of the planets, and first states that the motions of the solar apogee and the precession are not identical. Al-Biruni also discovered that the distance between the Earth and the Sun is larger than Ptolemy's estimate, on the basis that Ptolemy disregarded the annual solar eclipses.

In 1070, Abu Ubayd al-Juzjani, a pupil of Avicenna, proposed a non-Ptolemaic configuration in his Tarik al-Aflak. In his work, he indicated the so-called "equant" problem of the Ptolemic model, and proposed a solution for the problem. He claimed that his teacher Avicenna had also worked out the equant problem.

Andalusian Revolt

Averroes rejected the eccentric deferents introduced by Ptolemy. He rejected the Ptolemaic model and instead argued for a strictly concentric model of the universe.In the 11th-12th centuries, astronomers in al-Andalus took up the challenge earlier posed by Ibn al-Haytham, namely to develop an alternate non-Ptolemaic configuration that evaded the errors found in the Ptolemaic model. Like Ibn al-Haytham's critique, the anonymous Andalusian work, al-Istidrak ala Batlamyus (Recapitulation regarding Ptolemy), included a list of objections to Ptolemic astronomy. This marked the beginning of the Andalusian school's revolt against Ptolemaic astronomy, otherwise known as the "Andalusian Revolt".

In the late 11th century, al-Zarqali (Latinized as Arzachel) discovered that the orbits of the planets are elliptic orbits and not circular orbits, though he still followed the Ptolemaic model.

In the 12th century, Averroes rejected the eccentric deferents introduced by Ptolemy. He rejected the Ptolemaic model and instead argued for a strictly concentric model of the universe. He wrote the following criticism on the Ptolemaic model of planetary motion:

"To assert the existence of an eccentric sphere or an epicyclic sphere is contrary to nature. The astronomy of our time offers no truth, but only agrees with the calculations and not with what exists."

Averroes' contemporary, Maimonides, wrote the following on the planetary model proposed by Ibn Bajjah (Avempace):

"I have heard that Abu Bakr [Ibn Bajja] discovered a system in which no epicycles occur, but eccentric spheres are not excluded by him. I have not heard it from his pupils; and even if it be correct that he discovered such a system, he has not gained much by it, for eccentricity is likewise contrary to the principles laid down by Aristotle.... I have explained to you that these difficulties do not concern the astronomer, for he does not profess to tell us the existing properties of the spheres, but to suggest, whether correctly or not, a theory in which the motion of the stars and planets is uniform and circular, and in agreement with observation."

Ibn Bajjah also proposed the Milky Way galaxy to be made up of many stars but that it appears to be a continuous image due to the effect of

until Newton's law of universal gravitation in the 18th century.

Beginning of hay'a tradition

Ibn al-Haytham (Alhacen) was a pioneer of the Muslim haya tradition of astronomy, presented the first critique and reform of Ptolemy's model, introduced experimentation to astrophysics, and laid the theoretical foundations for modern telescopic astronomy.Between 1025 and 1028, Ibn al-Haytham (Latinized as Alhazen), began the hay'a tradition of Islamic astronomy with his Al-Shuku ala Batlamyus (Doubts on Ptolemy). While maintaining the physical reality of the geocentric model, he was the first to criticize Ptolemy's astronomical system, which he criticized on empirical, observational and experimental grounds, and for relating actual physical motions to imaginary mathematical points, lines and circles:

"Ptolemy assumed an arrangement that cannot exist, and the fact that this arrangement produces in his imagination the motions that belong to the planets does not free him from the error he committed in his assumed arrangement, for the existing motions of the planets cannot be the result of an arrangement that is impossible to exist."

Ibn al-Haytham developed a physical structure of the Ptolemaic system in his Treatise on the configuration of the World, or Maqâlah fî hay'at al-?âlam, which became an influential work in the hay'a tradition. In his Epitome of Astronomy, he insisted that the heavenly bodies "were accountable to the laws of physics." The foundations of telescopic astronomy can also be traced back to Ibn al-Haytham, due to the influence of his optical studies on the later development of the modern telescope.

In 1038, Ibn al-Haytham described the first non-Ptolemaic configuration in The Model of the Motions. His reform was not concerned with cosmology, as he developed a systematic study of celestial kinematics that was completely geometric. This in turn led to innovative developments in infinitesimal geometry. His reformed model was the first to reject the equant and eccentrics, separate natural philosophy from astronomy, free celestial kinematics from cosmology, and reduce physical entities to geometrical entities. The model also propounded the Earth's rotation about its axis, and the centres of motion were geometrical points without any physical significance, like Johannes Kepler's model centuries later. Ibn al-Haytham also describes an early version of Occam's razor, where he employs only minimal hypotheses regarding the properties that characterize astronomical motions, as he attempts to eliminate from his planetary model the cosmological hypotheses that cannot be observed from Earth.

Al-Biruni was the first to conduct elaborate experiments related to astronomical phenomena, and he introduced the analysis of the acceleration of planets, discovered that the motions of the solar apogee and precession are not identical, discussed the possibility of heliocentrism, and suggested that the Earth's rotation on its axis would be consistent with his astronomical parameters.

Early alternative models

In 1030, Abu al-Rayhan al-Biruni discussed the Indian planetary theories of Aryabhata, Brahmagupta and Varahamihira in his Ta'rikh al-Hind (Latinized as Indica). Biruni stated that Brahmagupta and others consider that the earth rotates on its axis and Biruni noted that this does not create any mathematical problems.

Abu Said al-Sijzi, a contemporary of al-Biruni, suggested the possible heliocentric movement of the Earth around the Sun, which al-Biruni did not reject. Al-Biruni agreed with the Earth's rotation about its own axis, and while he was initially neutral regarding the heliocentric and geocentric models, he considered heliocentrism to be a philosophical problem. He remarked that if the Earth rotates on its axis

the historian of astronomy, A. I. Sabra, noted:

"All Islamic astronomers from Thabit ibn Qurra in the ninth century to Ibn al-Shatir in the fourteenth, and all natural philosophers from al-Kindi to Averroes and later, are known to have accepted what Kuhn has called the "two-sphere universere" ...—the Greek picture of the world as consisting of two spheres of which one, the celestial sphere made up of a special element called aether, concentrically envelops the other, where the four elements of earth, water, air, and fire reside."

Some Muslim astronomers, however, most notably Abu Rayhan al-Biruni and Nasir al-Din al-Tusi, discussed whether the Earth moved and considered how this might be consistent with astronomical computations and physical systems. Several other Muslim astronomers, most notably those following the Maragha school of thought, developed non-Ptolemaic planetary models within a geocentric context that were later adapted in the Copernican model in a heliocentric context.

Refutations of astrology

See also: Islamic astrology

The first semantic distinction between astronomy and astrology was given by the Persian astronomer Abu Rayhan al-Biruni in the 11th century, though he himself refuted astrology in another work. The study of astrology was also refuted by other Muslim astronomers at the time, including al-Farabi, Ibn al-Haytham, Avicenna and Averroes. Their reasons for refuting astrology were often due to both scientific (the methods used by astrologers being conjectural rather than empirical) and religious (conflicts with orthodox Islamic scholars) reasons.

Ibn Qayyim Al-Jawziyya (1292-1350), in his Miftah Dar al-SaCadah, used empirical arguments in astronomy in order to refute the practice of astrology and divination. He recognized that the stars are much larger than the planets, and thus argued:

"And if you astrologers answer that it is precisely because of this distance and smallness that their influences are negligible, then why is it that you claim a great influence for the smallest heavenly body, Mercury? Why is it that you have given an influence to al-Ra's and al-Dhanab, which are two imaginary points [ascending and descending nodes]?"

Al-Jawziyya also recognized the Milky Way galaxy as "a myriad of tiny stars packed together in the sphere of the fixed stars" and thus argued that "it is certainly impossible to have knowledge of their influences."

Astrophysics and celestial mechanics

In astrophysics and celestial mechanics, Abu Rayhan al-Biruni described the Earth's gravitation as:

"The attraction of all things towards the centre of the earth."

Al-Biruni also discovered that gravity exists within the heavenly bodies and celestial spheres, and he criticized the Aristotelian views of them not having any levity or gravity and of circular motion being an innate property of the heavenly bodies.

In 1121, al-Khazini, in his treatise The Book of the Balance of Wisdom, states:

"For each heavy body of a known weight positioned at a certain distance from the centre of the universe, its gravity depends on the remoteness from the centre of the universe. For that reason, the gravities of bodies relate as their distances from the centre of the universe."

Al-Khazini was thus the first to propose the theory that the gravities of bodies vary depending on their distances from the centre of the Earth. This phenomenon was not proven

Islam and Astronomy

(Part 2.For part 1 see issue 4 April 2009)

In the 10th century, Muhammad ibn Jabir al-Harrani al-Battani (Albatenius) (853-929) introduced the idea of testing "past observations by means of new ones". This led to the use of exacting empirical observations and experimental techniques by Muslim astronomers from the eleventh century onwards.

In the early 11th century, Ibn al-Haytham (Alhazen) wrote the Maqala fi daw al-qamar (On the Light of the Moon) some time before 1021. This was the first attempt successful at combining mathematical astronomy with physics and the earliest attempt at applying the experimental method to astronomy and astrophysics. He disproved the universally held opinion that the moon reflects sunlight like a mirror and correctly concluded that it "emits light from those portions of its surface which the sun's light strikes." In order to prove that "light is emitted from every point of the moon's illuminated surface," he built an "ingenious experimental device." Ibn al-Haytham had "formulated a clear conception of the relationship between an ideal mathematical model and the complex of observable phenomena; in particular, he was the first to make a systematic use of the method of varying the experimental conditions in a constant and uniform manner, in an experiment showing that the intensity of the light-spot formed by the projection of the moonlight through two small apertures onto a screen diminishes constantly as one of the apertures is gradually blocked up."

Ibn al-Haytham, in his Book of Optics (1021), was also the first to discover that the celestial spheres do not consist of solid matter, and he also discovered that the heavens are less dense than the air. These views were later repeated by Witelo and had a significant influence on the Copernican and Tychonic systems of astronomy.

Ibn al-Haytham also refuted Aristotle's view on the Milky Way galaxy. Aristotle believed the Milky Way to be caused by "the ignition of the fiery exhalation of some stars which were large, numerous and close together" and that the "ignition takes place in the upper part of the atmosphere, in the region of the world which is continuous with the heavenly motions." Ibn al-Haytham refuted this by making the first attempt at observing and measuring the Milky Way's parallax, and he thus "determined that because the Milky Way had no parallax, it was very remote from the earth and did not belong to the atmosphere."

Also in the early 11th century, Abu Rayhan al-Biruni introduced the experimental method into astronomy and was the first to conduct elaborate experiments related to astronomical phenomena. He discovered the Milky Way galaxy to be a collection of numerous nebulous stars. In Afghanistan, he observed and described the solar eclipse on April 8, 1019, and the lunar eclipse on September 17, 1019, in detail, and gave the exact latitudes of the stars during the lunar eclipse.

1025-1450

During this period, a distinctive Islamic system of astronomy flourished. Within the Greek tradition and its successors it was traditional to separate mathematical astronomy (as typified by Ptolemy) from philosophical cosmology (as typified by Aristotle). Muslim scholars developed a program of seeking a physically real configuration (hay'a) of the universe, that would be consistent with both mathematical and physical principles. Within the context of this hay'a tradition, Muslim astronomers began questioning technical details of the Ptolemaic system of astronomy. Most of these criticisms, however, continued to follow the Ptolemaic astronomical paradigm, remaining within the geocentric framework. As

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے مختلف اجتماعات کے مناظر

مکرم مبین اختر صاحب صوبائی قائد بہار
سالانہ زونل اجتماع کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے

اس موقع پر مکرم ایم ابوبکر صاحب نائب صدر
مجلس خدام الاحمدیہ بھارت انعام تقسیم کرتے ہوئے

مکرم رفیق احمد صاحب بیگ مہتمم تعلیم وایڈیشنل معتمد
سالانہ زونل اجتماع شمالی کرناٹک کے موقع پر عہد دہراتیہوئے

اس اجتماع کے موقع پر ورزشی مقابلہ کا ایک منظر

صوبہ جھارکھنڈ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر اسٹیج کا ایک منظر

صوبہ مدھیہ پردیش کے سالانہ اجتماع کے موقع پر اسٹیج کا منظر

Registered with Registrar of NEWS Papers of India at No.38951/82 Postal Registration No: Pb L/P/ GDP-18/07

Vol : 28 August 2009 Issue No. 8

Monthly

MISHKAT

Qadian

Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat Qadian

Editor: Ataul Mujeeb Lone Ph: (91)1872-220139 Fax: 220105

Manager : Rafiq Ahmad Beig Ph: 9878047444

Rs. 15/-

جنوبی کیرلہ کے زونل اجتماع کے موقع پر قائدین کرام محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے ہمراہ

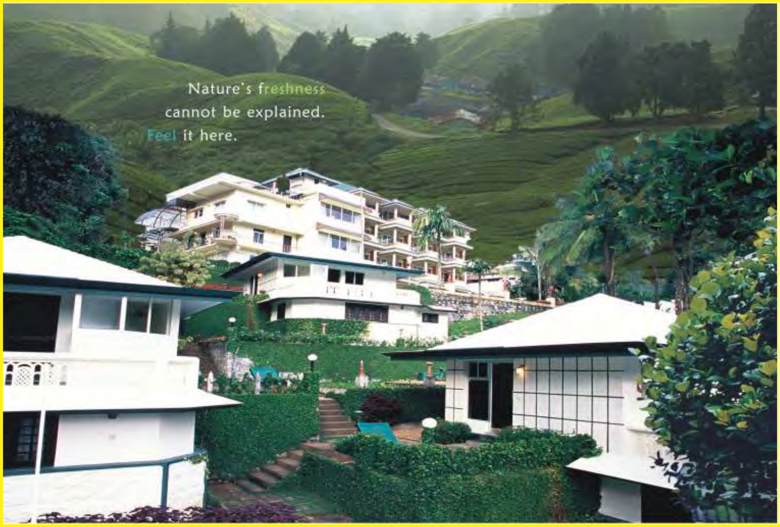

Igloo nature resort

Igloo nature resort
Chithirapuram, Munnar 685 565. Kerala
Tel: +91 4865 263207, 263029 Fax : 263048
e-mail: info@igloomunnar.com
website: www.igloomunnar.com

Facilities:

- Laundry Service
- Hot and cold running water
- Doctor on call
- Conference hall
- Credit card facilities
- Travel assistance
- Foreign Exchange